تبلیغی جماعت

اشاعۃ التوحید والسنۃ
کے ناشائستہ تنقید پر

مؤلف

نثار احمد الحسینی

خانقاہ امدادیہ، مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام
محلہ زاہد آباد حضرو اٹک
057-2311400, 0312-2311400

http://alhamd.net

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

ناشر : نثار احمد الحسینی
مطبع : ندیم پرنٹرز، لاہور
اشاعت : طبع چہارم
تاریخ اشاعت : جمادی الاول ۱۴۳۲ھ - مئی ۲۰۱۱ء
ادارہ : خانقاہ امدادیہ، مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام
محلہ زاہد آباد حضرو اٹک - پاکستان
0312-2311400 057-2311400

فہرست

رائے گرامی — حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم ۶

رائے گرامی — حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم، اکوڑہ خٹک ۷

رائے گرامی — حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ، نوشہرہ ۹

رائے گرامی — حضرت مولانا مفتی امداد اللہ قاسمی مدظلہٗ، برمنگھم، انگلینڈ ۱۱

عرضِ مؤلف ۱۳

''اشاعت التوحید والسنۃ'' کی تبلیغی جماعت، اکابر تبلیغ اور اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم پر تنقید کا تسلسل ۱۸

کتاب ''تحفۃ الاشاعۃ'' کا تعارف ۳۰

کتاب ''تحفۃ الاشاعۃ'' پر اکابرین ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کی تائید و تحسین ۳۱

مؤلف ''تحفۃ الاشاعۃ'' کا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر شرک اور علم غیب کا الزام ۳۳

مؤلف ''تحفۃ الاشاعۃ'' کی ''تبلیغی جماعت'' پر تنقید ۳۵

''دعوت و تبلیغ'' کو ایک مذہب اور فرقہ قرار دینا ۳۶

''تبلیغی جماعت'' پر حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے کا الزام ۳۷

''تبلیغی جماعت'' کو قرآن کا دشمن قرار دینا ۳۸

''تبلیغی جماعت'' پر جہاد کے انکار کا الزام ۴۰

مستورات کی جماعت پر تنقید ۴۱

کتبِ فضائل، اور اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر تنقید ۴۲

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ پر اہل تناسخ، بت پرست اور یہود و نصاریٰ میں سے ہونے کا فتویٰ ٤٤

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا کشفِ قبور ٤٦

کشفِ قبور، عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سماع صلوٰۃ سلام پر ''دارالعلوم تعلیم القرآن'' کا فتویٰ ٤٧

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کیلئے مؤلف ''تحفۃ الاشاعۃ'' کی بازاری زبان ٥٠

کتاب ''تحفۃ الاشاعۃ'' کا مقصدِ تالیف ٥٢

''تحفۃ الاشاعۃ'' کے تائید کنندگان اکابر اشاعت کی خدمت میں چند گزارشات ٥٤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائے گرامی

بقیۃ السلف، شیخ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہٗ

رئیس وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

صدر اتحاد تنظیمات مدارس دینیۃ، پاکستان

الحمد للّٰہ و کفیٰ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ وبعد:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مولانا نثار احمد الحسینی کو تحریر کا اعلیٰ ذوق عطا فرمایا ہے۔ ماشاء اللہ مولانا حسینی مدظلہم اپنی صلاحیت اور مہارت کو احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے اعتدلال اور اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ کسی بھی منصف مزاج شخص کو حق کے قبول کرنے اور باطل سے براءت اختیار کرنے میں مشکل پیش نہیں آتی باقی ضد اور ہٹ دھرمی کا تو کوئی علاج نہیں۔ اسی طرح جو لوگ مالی، جاہی مفادات کے چکر میں باطل کے ساتھ چل رہے ہوتے ہیں وہ بھی لاعلاج ہی رہتے ہیں الامن رحم اللہ وھم قلیل۔

تبلیغی جماعت ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے نشانے پر مولفہ جناب مولانا نثار احمد الحسینی کا از اول تا آخر مطالعہ کیا۔

اس رسالے پر بقیۃ السلف، شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم صدر المدرسین جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ نے اور استاذ العلماء ادیب ولبیب حضرت مولانا عبد القیوم حقانی دامت برکاتہم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ نے اپنی جن قیمتی آراء کے ذریعہ مولانا نثار احمد حسینی کی تائید اور نام نہاد ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی تردید فرمائی ہے احقر اس سے پوری طرح متفق ہے۔

دستخط

سلیم اللہ خان

سلیم اللہ خان

جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۰/ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ، ۱۴/فروری ۲۰۱۱ء

— رائے گرامی —

بقیۃ السلف، شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء

حضرت مولانا، ڈاکٹر، سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم

صدر المدرسین دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و کفیٰ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد:

یہ دنیا بھی دار العجائب والغرائب ہے۔ اس دنیا میں کوئی صداقت نہیں جن کے منکر موجود نہ ہوں۔ اس دھرتی میں حقائق کے انکار کا سلسلہ تب ختم ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے اتر کر فلسطین کے شہر ''لد'' کے دروازے کے پیچھے چھپے ہوئے دجال کو قتل کرکے یہودیوں کا صفایا کریں گے۔ تب شریعت محمدی کا دور دورہ ہوگا اور ہر طرف اسلام کے انوار ہوں گے۔ اس سے قبل اولادِ آدم میں سے کوئی خدا کا انکار، کوئی اس کی بے پناہ قدرتوں کا انکار، نبوت کا انکار، فرشتوں کا انکار، قرآن و حدیث کا انکار، قیامت کا انکار

ب   ما نجا اللّٰه والرسولُ معاً   من کلام الوری فکیف أنا

قیل إن الاٰله ذو ولدٍ   قیل إن الرسول قد کهنا [1]

محترم مولانا نثار احمد الحسینی کی جدید تالیف ''تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر'' سے ایک نئے انکار کا انکشاف ہوا، کہ ''تحفۃ الاشاعۃ'' نامی کتاب میں تبلیغی جماعت، نصاب تبلیغ، کتب فضائل، اکابر تبلیغ، علمائے دیو بند سب پر سبّ و شتم، طعن و تشنیع،

---

[1] اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب رسول کریم ﷺ بھی لوگوں کے اعتراضات سے محفوظ نہیں رہے، پھر میری کیا اوقات ہے۔ کسی طرف سے کہا گیا کہ اُس معبود برحق کی بھی اولاد ہے تو کہیں سے کہا گیا کہ رسول کریم کاہن تھے نعوذ باللہ۔

تنقید و تنقیص کی بمباری کی گئی ہے۔ بندہ نے مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کی کتاب کے چند صفحات کا مطالعہ کیا تو حد درجہ قلق و اضطراب، رنج و غم لاحق ہوا، ''تحفۃ الاشاعۃ'' میں اکابر دیوبند کے بارے میں دلخراش جملے، العیاذ باللہ لِمِثْلِ هٰذَا يَذُوْبُ الْقَلْبُ عَنْ كَمَدٍ إِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ اسلامٌ و ایمانٌ،[1] محترم مولانا نثار احمد الحسینی صاحب کو رب العالمین جل جلالہ دارین کی سعادتوں سے نوازے کہ انہوں نے بروقت ''تحفۃ الاشاعۃ'' کے ہفوات و شطحات کا مدلل رد فرما کر اکابرین دعوت و تبلیغ اور علماء دیوبند کے صاف و شفاف علم و عمل کے اس جہدِ مسلسل کا دفاع کیا ہے۔ مجھے ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے سرکردہ حضرات مولانا محمد طیب طاہری ''امیر اشاعت التوحید والسنہ'' مولانا محمد یار بادشاہ، شیخ الحدیث، مولانا مفتی سراج الدین اور مولانا غلام حبیب ویسہ پر افسوس ہے کہ انہوں نے ''تحفۃ الاشاعہ'' پر تقریظ لکھ کر اکابر علمائے دیوبند قدس سرھم پر اس دشنام طرازی کی تائید و تحسین کی ہے۔ علمائے دیوبند، ان کے متبعین اور خاص کر تبلیغی جماعت کو سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ امت کو کس راستہ پر لگا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں ان اکابر، اسلاف کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔ آمین!

مولانا نثار احمد الحسینی مدظلہ کی یہ کوشش ہمارے لیے دعوت فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مساعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین!

دستخط

شیر علی شاہ

۵/۱۱/۱۴۳۱ھ

شیر علی شاہ عفی عنہ

۵/۱۱/۱۴۳۱ھ

خادم اہل العلم، بجامعۃ دار العلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک

---

[1] اگر دل میں کچھ بھی ایمان و اسلام ہو تو ایسی باتوں کی وجہ سے شدتِ غم سے دل خون ہوتا ہے۔

رائے گرامی

استاذ العلماء، ادیب لبیب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم،

جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد، پاکستان

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الرسالۃ، اما بعد!

علماء کرام حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام کی ذمہ داریوں میں سب سے سرفہرست امر دعوت الی اللہ تھا۔ قرآن اس کی تائید پر شاہدِ عدل ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کو تو خاص طور پر حکم دیا گیا تھا:

"یا یہا الرسول بلغ ما انزل الیك"

علماء کرام کی ذمہ داریوں میں بھی سب سے نمایاں امر دعوت الی اللہ ہے، خواہ وہ تقریر و تحریر کے ذریعے ہو یا درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے ہو۔ الحمدللہ! ہر دور میں علماء حق نے اپنا فرضِ منصبی بطریقۂ احسن نبھایا۔

قریب کے دور میں علماء دیوبند کثر اللہ سوادھم نے دین کے تمام شعبوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور اب بھی ان کے پیروکار باطل کے ساتھ ہر میدان میں برسرپیکار ہیں۔ جماعتِ تبلیغ اکابر علماء دیوبند کی منظورِ نظر جماعت ہے اور ہر وقت ان کی سرپرستی بھی رہتی ہے۔ جماعتِ تبلیغ نے اصلاحِ معاشرہ میں جتنا اہم کردار ادا کیا اس کی نظیر صدیوں میں ملنی مشکل ہے۔ فاسق، فاجر، جب جماعت میں لگ جاتے ہیں تو سہ روزہ، چلہ، چار ماہ میں وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

بعض حضرات نے دانستہ یا نادانستہ طور پر اکابر جماعت تبلیغ کو نشانۂ تنقید بنانا شروع کر دیا ہے، مگر الحمدللہ! علماء نے ان کے اعتراضات کے حکمت و تدبر سے معمور، مسکت مدلل اور کافی وافی

جوابات دیئے ہیں۔ اگرچہ اکابرین تبلیغی جماعت لسانی، قلمی بحث ومباحثہ اور مناظرہ کے حامی نہیں اور نہ وہ خود جواب دیتے ہیں۔

حال ہی میں ہمارے مخلص دوست مولانا نثار احمد الحسینی نے تبلیغی جماعت کے دفاع میں ”تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے نشانہ تنقید پر“ لکھ کر مؤلفِ کتاب ”تحفۃ الاشاعۃ“ کا بھرپور تعاقب کیا ہے۔ تحریر عالمانہ، فاضلانہ، انداز ناصحانہ اور مخلصانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے اور مزید اکابر کے مشن کی دفاع پر لکھنے کی توفیق رفیق فرماویں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

دستخط

1-2-010

مولانا عبدالقیوم حقانی

— رائے گرامی —

خطیب اسلام حضرت مولانا مفتی امداد اللہ قاسمی دامت برکاتہم،

خطیب جامع مسجد امیر حمزہ، برمنگھم، انگلینڈ

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم۔ امّا بعد:

اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ ہمیشہ اور ہر دور میں اہل حق کو مخالفت اور معاندانہ سرگرمیوں کا نشانہ بننا پڑا ہے، جو بلاشبہ ان کے لیے زیادتِ ایمان اور دفاعِ دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اِسی سلسلہ میں صوبہ سرحد سے چھپنے والی ایک کتاب "تحفۃ الاشاعۃ" کو بھی پیش کیا جاسکتا ہے، جس میں حضرات اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو بدترین تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور اُن کے ایمان پر بھی حملہ کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب جماعت اشاعۃ التوحید والسنہ کے امیر اور بعض دیگر ذمہ داران کی تقاریظ کے ساتھ شائع ہوئی ہے، جس سے اس کی زہرناکی مزید شدت اختیار کرلیتی ہے۔ اِس لیے اس کتاب کی بروقت تنقید اور تردید جبکہ اس طبقہ کا تعاقب بہت ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت میرے والد گرامی حضرت مولانا مفتی محمد عثمان القاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد اور میرے بھائی حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہ، کے نصیب میں لکھی تھی، جنہوں نے "تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے نشانہ تنقید پر" کے نام سے ایک مختصر مگر وقیع رسالہ میں اِس کتاب کی ہفوات کا جواب دیا اور اِس طبقہ کی گستاخیوں کو طشت ازبام کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اِس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے تاکہ اس کے فوائد سے زیادہ سے زیادہ لوگ بہرہ مند ہوسکیں۔

دستخط

قاری محمد امداد اللہ قاسمی

قاری محمد امداد اللہ قاسمی

یکم صفر ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۶ جنوری ۲۰۱۰ء

عرضِ مؤلف

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہٖ الکریم۔ أمّابعد:

رسالہ ’’تبلیغی جماعت اشاعت التوحیدوالسنہ کے نشانہ تنقید پر‘‘ کی چوتھی اشاعت پیشِ خدمت ہے۔ ’’اشاعت التوحیدوالسنۃ‘‘ پاکستان کی قدیم دینی جماعتوں میں سے ہے۔اس کے اکابر کی محنت سے علماء اور مدارس کا ایک بہت بڑا حلقہ دینی خدمات میں مصروف ہے۔

یہ رسالہ تبلیغی جماعت کے متعلق ’’اشاعت التوحیدوالسنّہ‘‘ کی عمومی پالیسی اور ’’اشاعت التوحیدوالسنّہ‘‘ کی طرف سے ایک عربی کتاب ’’تحفہ الاشاعہ باحوال التبلیغ والاشاعہ‘‘ پر ایک تاثراتی تحریر ہے۔

’’تحفہ الاشاعہ باحوال التبلیغ والاشاعہ‘‘ میں دعوت وتبلیغ کے فضائل وآداب کی آڑ میں ’’تبلیغی جماعت‘‘ نصابِ تبلیغ، کتبِ فضائل اور اکابر تبلیغ پر سخت تنقید کرتے ہوئے ’’تبلیغی جماعت‘‘ علمائے دیوبند اور بالخصوص تبلیغی اکابر کو یہودیّت، عیسائیّت، ہندومت، بت پرستی اور شرک کا داعی کہا گیا ہے۔یہ رسالہ ’’تحفۃالاشاعہ‘‘ کی اس تنقید وتنقیص اور ’’اشاعت التوحیدو السنّۃ‘‘ کی تبلیغی جماعت، کتبِ فضائل، اکابر تبلیغ اور اکابر علمائے دیوبند قدس سرھم کے متعلق ’’اشاعت التوحیدوالسنّۃ‘‘ کے عمومی رویہ پر ایک تاثراتی تحریر ہے، اسے مستقل جواب یا تنقید نہیں کہا جاسکتا۔

اس رسالہ کی اشاعت پر بعض حضرات نے یہ شکوہ بھی کیا ہے کہ ’’تحفۃالاشاعہ‘‘ کی تبلیغی جماعت، نصابِ تبلیغ اور اکابر تبلیغ پر تنقید کو ’’اشاعت التوحیدوالسنّۃ‘‘ سے کیوں منسوب کیا گیا؟

اس پر عرضِ خدمت ہے کہ:

۱: کتاب کا نام "تحفۃ الاشاعہ" (اشاعت التوحید والسنۃ کا تحفہ) ہے۔

۲: "اشاعت التوحید والسنّہ" کے امیر مرکزیہ مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے کتاب کو اپنی بھرپور تائید سے نوازا اور عرصہ سے خود اس طرح کا کام کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔

۳: امیر "اشاعت التوحید والسنہ" نے "تحفۃ الاشاعہ" پر تقریظ لکھ کر مؤلف مولانا عبدالوکیل کی نگارشات کے "تحفۃ الاشاعہ" یعنی اشاعت التوحید والسنہ کی طرف سے تحفہ ہونے کی تائید کی ہے۔

۴: "اشاعت التوحید والسنہ" کے مرکزی رہنماؤں اور مبلّغین نے کتاب "تحفۃ الاشاعہ" کی اپنی تقریظ میں تائید و توثیق کی ہے۔

۵: "تحفۃ الاشاعہ" کو "اشاعت اکیڈمی، پشاور" نے شائع کیا۔ "اشاعت التوحید والسنّہ" کی جماعتی مطبوعات کا مرکزی اشاعتی ادارہ، یہی "اشاعت اکیڈمی" ہے۔

۶: "اشاعت التوحید والسنّہ" کے مرکزی رہنما اشاعت التوحید کے مرکزی سٹیجوں سے عرصہ سے تبلیغی جماعت، نصابِ تبلیغ اور اکابرِ تبلیغ پر تنقید کر رہے ہیں۔

۷: "اشاعت التوحید والسنّہ" کے جماعتی اجلاسوں میں تبلیغی جماعت، نصابِ تبلیغ اور اکابرِ تبلیغ کو نشانہ تنقید بنایا جاتا ہے اور جماعتی اجلاسوں کی یہ کاروائی "اشاعت التوحید والسنہ" کے جماعتی ترجمان ماہناموں: ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات اور ماہنامہ "التوحید والسنّہ" پنج پیر صوابی، سرحد میں چھپتی ہے۔

۸: جب "اشاعت التوحید والسنہ" کے امیر کو "تحفۃ الاشاعہ" کے اشاعت کی ترجمانی پر اعتراض نہیں بلکہ تائید ہے اور "اشاعت التوحید والسنّہ" کی مذکورہ بالا تائیدات اس کتاب کو حاصل ہیں تو دوسرے حضرات کو اس تنقید کے "اشاعت التوحید والسنہ" سے منسوب کرنے پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

اس لیے "تحفۃ الاشاعہ" کو "اشاعت التوحید والسنّہ" سے منسوب کرنے

پر اعتراض کرنے والوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کی مرکزی شوریٰ ''تحفۃ الاشاعہ'' کے مندرجات سے برأت کا اعلان کردے اور اس کی تائید وتوثیق سے واضح رجوع کرلے تو یہ تنقید وتنقیص فقط مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' مولانا عبدالوکیل کے ذمہ رہے گی اور بصورت دیگر اگر ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟

9: یہ تحریر فقط ''تحفۃ الاشاعہ'' کے متعلق نہیں بلکہ تبلیغ اور اکابر تبلیغ کے متعلق ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کے عمومی رویہ پر ہے ''تحفۃ الاشاعہ'' چونکہ اس رویہ کی مکمل ترجمانی کررہی ہے، اس لیے اسے بنیاد بنایا گیا ہے۔

10: ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' سے وابستہ بعض مخلص حضرات ''اشاعۃ'' کی موجودہ پالیسی سے بےزار ہیں اور موجودہ گستاخانہ لب ولہجہ کو پسند نہیں کرتے مگر ''اشاعہ'' کو اپنے اکابر کی جماعت کہتے ہوئے اس کے خلاف کسی بات کو برداشت بھی نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جب ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' اپنا مقصد کھو چکی ہے اور اس جماعت نے اب امت کے اجماعی مسائل اور اکابر کے مسلک کی تردید ہی کو اپنا مقصد بنالیا ہے تو ''اشاعہ'' کوئی ایسا حسی تبرک تو ہے نہیں کہ اسے ہی ''اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ'' بنالیا جائے۔ ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کے نام سے تو اب غیر مقلد اور کئی دوسرے گمراہ بھی کام کررہے ہیں مثلاً: مولانا عبدالسلام رستمی، احمد سعید ملتانی وغیرہ۔ اس لیے جب ''اشاعہ'' علی الاعلان اکابر کے مسلک ومزاج کو چھوڑ چکی ہے تو ان بزرگوں کو بھی چاہیے کہ علی الاعلان ''اشاعۃ'' کو چھوڑ کر اکابر کے اتباع کو اپنا نصب العین بنالیں۔ ورنہ یہ حضرات ''اشاعۃ'' کی موجودہ پالیسی سے بیزار ہونے کے باوجود ''اشاعۃ'' کے موجودہ رویّہ کی سرپرستی قبول کرنے اور عنوان کی مشابہت کی وجہ سے موجودہ گستاخانہ پالیسی کے گناہ میں شریک ہیں۔

اس رسالہ میں فقط اتنی گزارش ہے کہ جن اکابر علمائے دیوبند کو ''تحفۃ الاشاعہ'' میں

یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بت پرستی اور شرک کا داعی کہا گیا ہے آپ بھی تو ان کے نام لیوا ہیں اگر یہ تنقید و تنقیص ہمیں برداشت نہیں تو آپ کو کیسے برداشت ہے؟ اور آپ اس تنقید و تنقیص کو آوازہ حق کہہ رہے ہیں؟

اس رسالہ کا مقصد محض تنقید نہیں بلکہ اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم اور ان کے دعوتی اصلاحی کام ''تبلیغی جماعت'' کا دفاع ہے۔

اللہ تعالیٰ اکابر کی معیت اور ان کی عظمت کا پاسِ ادب نصیب فرمائے۔ آمین!

نثار احمد الحسینی

۱۲/ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ

۱۶/فروری ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ، وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالمُرسَلِینَ۔ اَمَّابَعدُ:

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے علمائے دیوبند رحمہم اللہ کو یہ سعادت بخشی کہ ان کے دینی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اطراف عالم میں ان کے فیوضات کو پھیلا دیا۔

علمائے دیوبند رحمہم اللہ نے درس وتدریس، اصلاح وارشاد، دعوت وتبلیغ اور تصنیف وتالیف غرض ہر شعبہ دین میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ علمائے دیوبند کی خدمات کا یہ وسیع دائرہ جماعتوں میں بٹا ہوا نہیں بلکہ ان حضرات نے ہر شعبہ کو دوسرے شعبوں کے معاون کے طور پر اس طرح پھیلایا کہ ایک ہی درخت کی ان شاخوں کا یہ ایک ہی پھل دینی ترقی کے ثمرات کی صورت میں پورے عالم میں امت کی دینی نشوونما کا وسیلہ ہے۔

علمائے دیوبند کی دینی خدمات کا ایک عنوان ”دعوت وتبلیغ“ بھی ہے۔ یوں تو ہر شعبہ تبلیغِ دین اور ہر خادمِ دین مبلّغ وتبلیغی ہے مگر خاص دعوت اِلی اللہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہوئے ہر طبقہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کیلئے ہمہ تن مشغول رہنے والی جماعت بھی ان میں ہمیشہ رہی ہے۔ صوفیاء کرام کا خانقاہی کام، علمائے کرام کے وعظ وارشاد اور اس کیلئے اسفار ومجاہدات اسی کا تسلسل ہیں۔ اس دور میں اللہ جل شانہٗ نے حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمہ اللہ کے دِل میں اس کا داعیہ پیدا فرمایا اور انہیں ایسی لگن اور تڑپ نصیب فرمائی کہ آج دنیا کا کونہ کونہ دعوت وتبلیغ کے فیوضات سے منوّر ہے اور اس کام کی برکت سے جہاں مسلمان ایمان ویقین سے معطّر ہوئے، وہیں غیر مسلموں کے سامنے بھی اسلام کا عملی نقشہ ایمان وایقان کی قوّت کے ساتھ سامنے آیا۔

”دعوت وتبلیغ“ کے شعبہ کے علاوہ دوسرے دینی شعبوں میں دینی خدمات سرانجام دینے والے اکابر نے بھی ”دعوت وتبلیغ“ کی تائید کو اپنی سعادت سمجھا اور اپنے متوسلین کو عملاً اس کام

جماعت کے بنیادی مقاصد میں توحید وسنت کی دعوت اور شرک وبدعت کی تردید تھی مگر کچھ لوگ اپنے خاص مقاصد کیلئے اکابر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ کچھ اکابر ان کے رویہ کو ان کا ذاتی تفرّد قرار دیتے ہوئے برداشت کرتے رہے مگر ان چند متفرّدین نے ''اشاعت التوحیدوالسنہ'' کو ہمیشہ اپنے مقاصد کیلئے استعمال کیا اور ''اشاعت التوحیدوالسنہ'' کے قیام کا مقصد اپنی اس خاص پالیسی کو قرار دیا چنانچہ ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' راولپنڈی کے شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۱۹ مئی ۱۹۹۶ء میں مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی عصمت اللہ اور مولانا اشرف علی کی موجودگی میں مولانا قاضی محمد حیات (حصار) نے ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کے مقصد قیام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

''جب ہمارے اکابرین نے ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' پاکستان کی بنیاد رکھی علمائے دیوبند کی جماعتیں: احرار، تبلیغی جماعت، جمعیت علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کام کر رہی تھیں۔ ہمارے اکابر کے ان جماعتوں کے علماء سے رابطے تو تھے لیکن یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ہمارے اکابر نے محسوس کیا کہ ہمارے لیے ان جماعتوں کے ساتھ چلنا ممکن نہیں اس لیے انہوں نے ان جماعتوں کے ہوتے ہوئے بس اپنا الگ پلیٹ فارم ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کے نام سے بنایا۔ ہمیں صد فی صد یقین ہے کہ ہمارے اکابر نے محض قد بڑھانے کے لیے جماعت نہیں بنائی بلکہ دیانتداری سے محسوس کیا کہ ہم دوسری جماعتوں میں شامل ہو کر کھلم کھلا توحید وسنت بیان نہیں کر سکتے۔ اس لیے نئی جماعت تشکیل دی گئی۔''[1]

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کے کارکنوں کو ''اشاعت التوحیدوالسنّہ'' کا مقصدِ قیام یاد دلاتے ہوئے کہا:

''دوستو اگر شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے شاگرد ہو تو دنیا کے کفر کو تمہارے دین میں شک نہیں رہنا چاہیے سید عنایت اللہ شاہ کے مریدو! سکھوں کی توحید نے

[1] ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات جلد نمبر ۸ شمارہ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ / جون ۱۹۹۶ صفحہ ۵۴

سکھوں کو ہندوؤں سے الگ کر دیا تمہاری توحید بھی اگر تبلیغی جماعت کی توحید سے ملتی جلتی ہو تو افسوس ہے تمہاری بزدلی پر شیخ القرآن کے شاگردو! اگر تمہاری توحید عام دیوبندیوں کی توحید سے ملتی ہے تو گویا تم نے "اشاعت التوحید والسنّہ" کے قیام کے مقصد کو فراموش کر دیا۔"[1]

"اشاعت التوحید والسنّہ" کے اکابر کے منہج سے ہٹ کر کھلم کھلا توحید بیان کرنے کا نتیجہ اُمت کے اجماعی مسائل سے انکار اور اکابر کے مسلک کی تردید کی صورت میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ جب اس جماعت نے "اشاعت التوحید والسنّہ" کے بنیادی مقصد: توحید وسنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے عقیدہ "حیات الانبیاء علیہم السلام"، "سماع صلوۃ وسلام عند قبر النبی ﷺ"، اور "سماع موتیٰ" کے انکار اور ان مسائل کے قائلین پر فتویٰ کفر و شرک کو اپنا مقصد بنا لیا تو حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ وغیرہ علمائے حق اس جماعت سے الگ ہو گئے اور اب تو اس جماعت کی حیثیت ایک فرقہ کی سی ہو گئی ہے۔ اس فرقہ نے جہاں اکابر علمائے دیوبند کی ہر دینی جدوجہد کو نشانہ تنقید بنایا ہوا ہے "دعوت وتبلیغ" بھی ان کے نشانہ پر رہی ہے۔ "اشاعت التوحید و السنہ" کے مرکزی رہنما اور مدیر ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات پروفیسر محمد ضیاء المعروف محمد الفضاد صاحب (لالہ موسیٰ، گجرات) "اشاعت والتوحید والسنہ" کے مرکزی مبلغ علامہ احمد سعید خان ملتانی کی رائے تبلیغی جماعت کے متعلق نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولانا احمد سعید نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ کافر ہیں۔"[2]

"اشاعت التوحید والسنہ" کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی نے اٹک میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"اس دن سے بربادیاں شروع ہو گئیں جس دن شیعوں سے نکاح ہوئے شیعوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جانے لگیں قبر پرستوں کو بیٹیاں دی جانے لگی اور یہ ساری بربادی

---

[1] ماہنامہ "نغمہ توحید" جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۵ جمادی الاوّل ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء صفحہ ۴۱

[2] "خس کم جہاں پاک" ص ۶۹ (مطبوعہ: مرکز اشاعۃ التوحید والسنہ، لالہ موسیٰ، گجرات، پاکستان ستمبر ۱۹۹۸ء)

اُس دن سے یہ تباہی و بربادی شروع ہوئی جس دِن اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر مُلاّ نے ''فضائل اعمال'' اور ''فضائل درود شریف'' کو سینے سے لگایا۔ جس دن اللہ کی کتاب کو چھوڑا گیا بزرگوں کی کتابوں کو سینے سے لگایا اسی دن سے یہ بربادیاں شروع ہوئیں۔'' (کیسٹ سے پنجابی سے اُردو مترجم اقتباس)

گویا مولانا ضیاء اللہ شاہ گجراتی صاحب کے نزدیک عقائد و اعمال کی تمام معاشرتی برائیوں کی بنیاد ''فضائلِ اعمال'' ''فضائلِ درود شریف'' اور ان کی تشہیر و تبلیغ کرنے والی ''تبلیغی جماعت'' ہے۔ **نعوذ باللہ من ذالک**

مولانا ضیاء اللہ شاہ صاحب گجراتی مرکزی ناظم اعلیٰ ''اشاعت التوحید والسنۃ'' پاکستان نے دورہ بلوچستان میں ''جامعہ مفتاح العلوم'' میں ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے اجلاس منعقدہ، ۷ مئی ۲۰۰۰ء میں ''تبلیغی جماعت'' پر تنقید کرتے ہوئے کہا:

''تبلیغی جماعت کو لیجئے، سب تبلیغی بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔ کچھ تو شیعہ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے بھی مل جائیں گے۔''[1]

تبلیغی جماعت سے بغض و عناد اور مخالفت کا یہ رجحان ''اشاعت التوحید والسنۃ'' میں عرصہ سے رہا ہے۔ اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب اپنی تصانیف میں ''تبلیغی جماعت''، اکابرِ تبلیغ اور کتبِ فضائل کو ہمیشہ نشانہ تنقید بناتے رہتے ہیں۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر لو فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔ اور میں نے نہایت دیانتداری سے رد کیا ہے غلط کو غلط کہتا ہوں چاہے اپنی جماعت والا کیوں نہ ہو جس پر میری کتابیں شاہد ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک وہ معصوم ہو وہ الگ بات ہے میں تو صرف یہ کہوں گا کہ اللہ عزوجل مولانا زکریا کو معاف فرمائے اور اس پر رحم فرمائے۔ لیکن انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور مولانا زکریا سے اس میں لغزشیں صادر ہوئی ہیں اللہ انہیں معاف فرمائے۔ اب اگر کوئی ان غلطیوں کو غلطی نہ کہے اور اسے قرآن جیسا صحیح تصور کرتا ہو تو اسے جاہل کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔''[2]

---

[1] (ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات۔ ربیع الاول، ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ جولائی ۲۰۰۰ء، ج ۱۲، شمارہ نمبر ۳، ۴۔ ص ۴۵)۔

[2] ''التنقید الجوھری'' ص ۲۷ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء۔ دار القران پنج پیر، صوابی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے متعلق خان بادشاہ صاحب لکھتے ہیں:

”جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں“۔[1]

مولانا ڈاکٹر ابوسلمان سراج الاسلام حنیف صاحب نے غازی عزیر (غیر مقلد) کی کتاب ”ضعیف احادیث کی معرفت اوران کی شرعی حیثیت“ مطبوعہ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/نومبر ۱۹۹۵ء از ادارۃ البحوث الاسلامیہ، بالجامعہ السلفیہ بنارس، انڈیا، پر اپنی تائیدی تقریظ محررہ: ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ / ۶ جولائی ۱۹۹۱ء میں بلا وجہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی کتب فضائل جو تبلیغی جماعت کا دعوتی نصاب ہیں، پر تنقید کرکے ہوئے لکھا:

”بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث ضعیفہ فضائلِ اعمال میں لگ سکتے ہیں۔ اس اجازت سے کچھ لوگوں نے غلط فائدہ اٹھایا اور ضعاف اور موضوع و من گھڑت روایات سے عقائد و اعمال ثابت کرنے لگے۔ جس کی کئی مثالیں کتاب فضائل اعمال اور فضائل صدقات میں مل جاتی ہیں۔ مثلاً حکایات صحابہ ص ۱۶۷ میں لکھا ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا خون پیا، پھر شیخ الحدیث صاحب نے (ف) لکھ کر آگے مسئلہ لکھا ہے کہ: حضور ﷺ کے فضلات، پاخانہ اور پیشاب وغیرہ سب پاک ہیں۔“

فالی اللہ المشتکی۔[2]

حال ہی ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء میں ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے معروف عالم دین مولانا عبدالمقدس باچا صاحب نے ”تحقیق الحق“ کے نام سے کتاب لکھی، جسے ”اشاعت التوحید والسنہ“ صوابی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کو مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر ”اشاعت التوحید والسنہ“ مولانا غلام حبیب صاحب ”اشاعت التوحید والسنہ“ اٹک نے پرزور تقاریظ سے اپنی تائید سے نوازا ہے۔ کتاب ”تحقیق الحق“ میں مؤلف کی تحقیقِ حق اور اندازِ تحقیق کو ملاحظہ فرمائیے:

---

[1] الصواعق المرسلہ ص ۱۵ بحوالہ التنقید الجوھری مطبوعہ مئی ۵ ۲۰۰ء دارالقران پنج پیر، صوابی۔
[2] ”ضعیف احادیث کی معرفت اوران کی شرعی حیثیت“ ص ۳۲

حجۃ الاسلام، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ نے شیعوں کی تردید کیلئے یہ ایک فرضی عقیدہ اختیار کیا ہے"۔ [1]

مؤلف، "تحقیق الحق" نے صفحہ نمبر ۱۳۲ تا ۱۳۵ ستائیس آیات حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے مؤقف کے رد کیلئے حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی تالیف "آبِ حیات" اور قرآن مجید کے تقابل کے طور پر لکھی ہیں۔ یہی صاحب امام المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی تالیف "المہند علی المفند" جو تمام اکابر علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے اور تمام اکابر علمائے دیوبند اسے عقائدِ حقہ کی دستاویز قرار دیتے ہیں کے متعلق لکھتے ہیں:

"المہند علی المفند" سے جواب لکھا جو ایک دفاعی کارروائی تھی بالفاظ دیگر بیانِ صفائی ہے عقائد علماء دیوبند نہیں ہے۔ [2]

مگر اسے عقائدی خلاصہ کہنا یا عقائد علماء دیوبند کہنا پرلے درجے کی ضلالت ہے۔ [3]

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ استاذِ تفسیر دارالعلوم دیوبند کے متعلق لکھتے ہیں:

اس سے پہلے شمس الحق افغانی صاحب نے بھی یہی کچھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ [4]

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

مبتدعین (بدعتیوں) کا مقتدی اس دور میں مولانا سرفراز خان صفدر ہے۔ [5]

اس کتاب کے تقریظ نگار حضرات ہی کچھ انصاف سے کام لیں کہ اکابر علمائے دیوبند رحمھم اللہ کو فرضی عقائد گھڑنے والے، بدعتی اور پرلے درجہ کے ضلالت پسند باور کرانا دین کی کیا خدمت ہے؟

مولانا قاضی عبدالسلام حنفی اشرفی صاحب نے "تبلیغی جماعت" کو نشانہ تنقید بناتے ہوئے ایک مستقل کتاب "قدیم مقدس علمی شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت" کے عنوان سے لکھی جسے "اشاعت التوحید والسنہ" کے ترجمان ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات نے بالاقساط شرف اشاعت

[1] تحقیق الحق، صفحہ ۱۳۱

[2] "تحقیق الحق"، صفحہ ۱۳۷۔

[3] "تحقیق الحق"، صفحہ ۱۳۸

[4] "تحقیق الحق"، صفحہ ۱۰۷

[5] "تحقیق الحق"، صفحہ ۶

بخشا اس کتاب میں کتب فضائل، اکابرِ تبلیغ، اور ''تبلیغ جماعت'' پر تنقید کی حد کر دی گئی۔ آخری قسط ''خاتمة الکتاب'' کے عنوان سے چھپی قاضی عبد السلام صاحب اس میں لکھتے ہیں:

''موجودہ عوامی رسمی تبلیغ بظاہر نام سے تو تبلیغ دین ہے مگر درحقیقت دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل الٹ ہے۔

دین کی نیت سے بے دینی ہے اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت سے دینی دشمنی زور و شور سے پھیلائی جا رہی ہے۔''[1]

اہل حدیث غیر مقلدین نے تبلیغی جماعت کے مشہور دعوتی، تعلیمی نصاب، فضائل اعمال مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی اہمیت کم کرنے کیلئے علامہ ضیاء الدین محمد بن عبد الوحد المقدسی رحمہ اللہ (م ۶۴۳ ھ) کی کتاب ''فضائل الاعمال'' کو محقق و مستند فضائل الاعمال کے نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے غیر مقلد تقریظ نگاروں نے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ اصل فضائل اعمال یہی کتاب ہے تبلیغی جماعت جس فضائل اعمال کی تعلیم و تشہیر کرتی ہے وہ غیر مستند، موضوع، ضعیف روایات اور قرآن و حدیث سے متصادم عقائد و اعمال اور قصص و حکایات و خرافات پر مشتمل ہے۔

''فضائل الاعمال'' کے ان غیر مقلد تقریظ نگار حضرات مثلاً: عبد السلام رستمی، غلام اللہ رحمتی، عبد العزیز نورستانی، میر سمیع الحق، سمیع اللہ نجیبی، امین اللہ پشاوری جیسے متعصب غیر مقلدین کے جلو میں مولانا محمد طیب طاہری امیر ''اشاعت التوحید و السنہ'' کی تقریظ بھی موجود ہے۔

مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے جہاں اپنی تقریظ کے ساتھ ان اہل حدیث غیر مقلدین کو تبلیغی جماعت کے خلاف جمع ہونے پر پذیرائی بخشی وہیں ''فضائل اعمال'' مؤلف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے خلاف بھی اپنے بغض و عناد کا اظہار کیا۔ چنانچہ مولانا محمد طیب طاہری امیر ''اشاعت التوحید و السنہ'' اپنی تقریظ میں ''فضائل الاعمال'' کے پشتو مترجم ابو حامد فضل ربی عمر الصافی غیر مقلد کے تعارف میں لکھتے ہیں:

''قام بتحقیفہ و تخریجہ و ترقیمہ و التعلیق علیہ الاخ الفاضل

[1] ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات محرم/صفر ۱۴۲۱ھ مئی جون ۲۰۰۰ء۔ جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱، ۲ صفحہ ۵۳

الشیخ " ابو حامد فضل ربی عمر الصافی وهو من احبائی واصدقائی المخلصین و من احد تلامیذ الامام شیخ الوقت و الزمان شیخ التفسیر و الحدیث " ابو محمد طیب محمد طاهر" رحمه الله " [1]

"(اس کتاب فضائل الاعمال) کی تحقیق، تخریج، ترقیم اور تعلیق فاضل بھائی شیخ ابو حامد فضل ربی عمر الصافی نے کی ہے یہ میرے مخلص احباب اور دوستوں میں سے اور امام اور شیخ وقت و زمان شیخ التفسیر والحدیث ابو محمد طیب محمد طاہر رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔"

مترجم کے تعارف کے بعد مولانا محمد طیب صاحب تبلیغی جماعت کے متعلق اپنے بغض وعناد کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وان یجتنبوا من مجالسهم وافکارهم وخرافاتهم و خاصة من اهل البدع و الخرافین الذین ینشرون البدع و الخرافات باسم الدین الصحیح فهولاء مساکین فی العلم و العمل بان العمل یکون بمقتضی العلم و التحقیق فهم ما یستطیعون بان یمیزو بین قول الله و قول رسوله و قول الصحابة لقلة العلم و الفهم والرشد فمن اشهر اقوالهم التی یقدمونها فی المحاضرات و المجالس العلمیة و المحافل الدینیّة فینسبون الأقوال إلی الزهاد و أصحاب الورع و کبار الناس فقولهم " قال الزّهاد و الرّهبان " فاکثر مواعظهم مبنیّة بالحکایات المحدثة و المنامات الکاذبة والکشف الباطل فالعاقل البصیر یمشی و یتبع بمنهج السلف الصالح وهو القران والسنة واثار الصحابة و التابعین والأئمة المجتهدین و یبتعد نفسه عن منهج الخلف فأساس منهجهم بالحکایات و المنامات و بالاحادیث الضعیفة والموضوعة والمناکیر، فالرجل البلید یصیر صیداً لهم فی شبکاتهم فلا یتخلص

---

[1] "فضائل الاعمال" صفحہ ۱۹

نفسه منهم الامن رحم ربی۔

"فأخص بتوصيتي و نصيحتي لجميع الدعاة والمسلمين الذين يخرجون و يتجولون مع هؤلاء المساكين في سبيل الدعوة والتبليغ فعليهم أن يتجنبوا منهم و ان يبتعدو أنفسهم من هولاء الذين يسمونهم "جماعة التبليغ" و يشاركوا و يلتحقوا أنفسهم بالإخوة الذين يجتهدون ليلاونهاراً ببذل جهودهم الخالصة ومحنهم الدائمة في نشر الدعوة الصحيحة لإشاعة التوحيد والسنة في جميع اطراف العالم"۔[1]

''اور اہل توحید کو چاہیے کہ ان باطل اور گمراہ فرقوں کی مجالس، افکار اور ان کے خرافات سے بچیں اور خاص کر اہل بدعت اور خرافین جو بدعات اور خرافات کو دین صحیح کے نام سے پھیلا رہے ہیں ان سے بچیں یہ علم و عمل سے تہی دست ہیں اس لیے کہ ان کا عمل (ان کے) علم و تحقیق پر ہی ہوتا ہے یہ اپنے علم و فہم اور رشد کی قلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور صحابہؓ کے اقوال میں فرق نہیں کر سکتے پس ان کے بیانات، مجالس اور دینی محافل میں ان کی مشہور باتیں وہ یہی ہوتی ہیں کہ مختلف اقوال کو زاہدوں، نیک لوگوں اور بڑے بزرگوں کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں: زاہدوں نے فرمایا، بزرگوں نے فرمایا۔ ان کے اکثر بیانات من گھڑت واقعات، جھوٹی خوابوں اور باطل کشف پر مبنی ہوتے ہیں پس سمجھدار اور دیکھنے والا تو سلف صالح کے طریقہ پر چلتا ہے جو قرآن، سنت، آثار صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ ہے اور بعد والوں کے راستہ سے بچتا ہے اور پس ان (تبلیغ والوں) کی بنیاد حکایات، خوابیں، ضعیف موضوع اور منکر احادیث ہیں۔

پس نا سمجھ آدمی جب ان تبلیغ والوں کے پنجے کا شکار ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو ان سے نہیں نکال سکتا۔ صرف میرے رب کا رحم ہی اسے بچا سکتا ہے۔''

---

[1] ''فضائل الاعمال'' ص ۱۹، ۲۰

"پس وہ تمام داعی، مسلمان جو علم وعمل سے تہی دست ان تبلیغ والوں کے ساتھ دعوت وتبلیغ کے راستہ میں نکلتے ہیں انہیں میری خاص نصیحت اور وصیت ہے کہ اپنے آپ کو ان تبلیغ والوں سے بچائیں اور ان سے دور رہیں جو اپنا نام "تبلیغی جماعت" رکھتے ہیں اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ شرکت کریں اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑے رکھیں جو رات دن اپنی صلاحیت اور محنت "اشاعت التوحید والسنّہ" کیلئے دین کی صحیح محنت میں اطراف عالم میں خرچ کررہے ہیں۔"

مولانا محمد طیب صاحب امیر "اشاعت التوحید والسنّہ" نے اپنی اس نصیحت اور دردمندانہ اپیل میں جہاں خواص وعوام کو "اشاعت التوحید والسنّہ" اور "فضائل الاعمال" کے غیر مقلد ناشرین ومؤیدین کے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے وہیں تبلیغی جماعت کو باطل اور گمراہ فرقوں میں شمار کرتے ہوئے اہل بدعت اور خرافین (خرافات بیان کرنے والے) اور ان کے منہج اور دعوت کو باطل، خرافات اور جھوٹ پر مبنی قرار دیا ہے۔ تبلیغی جماعت "اکابر علمائے دیوبند رحمهم الله کا دینی ورثہ ہے مگر نہ جانے کن مقاصد کے پیش نظر مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے اپنے متبعین کو علمائے دیوبند رحمهم الله کے اس کام سے روک کر غیر مقلدین کے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے۔

پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب تبلیغی جماعت کے انداز دعوت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کے عام کارکنوں سے کر مولانا عبدالوہاب تک ہر شخص ایک مخصوص انداز میں بیان کرتا ہے۔ بزرگوں سے سنا ہے .... کتابوں میں یوں آیا ہے .... بزرگ فرماتے ہیں .... مولانا محمد یوسف .... حضرت جی فرماتے تھے .... فلاں نے خواب میں دیکھا .... جماعت کے ایک ساتھی نے کارگزاری سناتے ہوئے رائیونڈ مرکز میں بتایا .... وغیرہ۔ بیان کرنے والے نہ قرآن کریم کی آیات پیش کرتے ہیں اور نہ احادیث مبارکہ ہی۔ إلّا ماشاءالله"[1]

پروفیسر محمد افضل ضیاء تبلیغی جماعت کے متعلق "اشاعت التوحید والسنّہ" کی

---

[1] ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات۔ ربیع الاول ۱۴۱۸ جولائی ۱۹۹۷ء جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۲ صفحہ ۵۱

اس پالیسی کے ثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے ایک کارکن ڈاکٹر عبدالستار انصاری الوہابی کے خیالات لکھتے ہیں:

ڈاکٹر موصوف کو فضائل سنا کر سادہ لوح عوام کو پھانسنے والے اخبار و رہبان سے بھی گلا ہے کہ وہ انقلاب کے نسخہ کیمیا قرآن کریم کو تبلیغی نصاب کیونکر قرار نہیں دیتے حالانکہ امام الانبیاء ﷺ نے قوم کو قرآن سنایا تھا چند نمبر نہیں پیش فرماتے تھے [1]

اس اقتباس میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ تبلیغی جماعت کی دشمنی میں یہ لوگ اس حد تک جا چکے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے اکابر کو یہود و نصاریٰ کے وڈیرے اخبار و رہبان قرار دیتے ہیں۔ اکابر دشمنی اور بے ادبی نے اب انہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے استہزا اور حقارت کو یہ دین کی خدمت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے اکابر کے یہ چہیتے پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب لکھتے ہیں:

''اور سنت محض داڑھی بڑھانے، ٹخنے ننگے رکھنے اور مسواک کرنے تک ہی محدود نہیں بلکہ پیدائش سے موت تک پوری زندگی پر محیط ہے.......... ایک ٹولہ اللہ کی رضا اور نبی پاک ﷺ کی سنتوں کا نام تو لیتا ہے اور تعلیم و تبلیغ کے لیے مہم چلانے کو نہ صرف تیار ہے بلکہ نصف صدی اس کوشش میں گزار چکا ہے۔ لیکن نبی ﷺ کی پاکیزہ سنتوں کا شور مچانے والا یہ گروہ نبی کریم ﷺ کی سب سے بڑی سنت ''تذکیر بالقرآن'' سے اللہ واسطے کا بیر رکھتا ہے۔ کہنے کو تو فضائل قرآن پر مشتمل ایک ضخیم حصہ ان حضرات کے تبلیغی نصاب میں شامل ہے اور مسجد میں بھی اس کی تعلیم جاری ہے اور گھر پر بھی لیکن عملاً اس دیندار گروہ کے نزدیک قرآن کو اتنا مقام بھی حاصل نہیں جتنا مولانا محمد زکریا کے مرتب کردہ تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) کا ہے۔ [2]''

''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مؤقر جریدہ ''نغمہ توحید'' کے مدیر نے سنت رسول اللہ ﷺ کو جس تمسخر اور حقارت سے لکھا ہے ان کے ہاں کے بے ادبی اور بے راہ روی کے ماحول سے

---

[1] ماہنامہ ''نغمہ توحید'' جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۵ جمادی الثانیہ ۱۴۱۸ء اکتوبر ۱۹۹۷ صفحہ ۵۵

[2] ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۷ رجب ۱۴۱۷ دسمبر ۱۹۹۶ صفحہ ۴۷، ۴۸

اسی کی توقع ہوسکتی ہے مگر دعوت وتبلیغ میں چلنے والوں نے تو کبھی یہ نہیں کہا کہ سنت چند افعال ہی کا نام ہے اور دین پوری زندگی کو شامل نہیں۔ دعوت وتبلیغ کے اکابر سے لے کر عام بیانات اور مجالس تک ہر جگہ اس سبق کو دہرایا جاتا ہے کہ اسلام مکمل زندگی کو پورے دین میں ڈھالنے کا نام ہے۔ اس طرح دعوت وتبلیغ کی محنت میں لگنے والوں نے کبھی قرآن مجید کی اہمیّت سے انکار نہیں کیا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ دعوت وتبلیغ میں ایسا کوئی نسخہ نہیں کہ ہر عامی اور دینی علوم سے بے بہرہ کو ایک ماہ کے دورہ تفسیر میں قرآن مجید کے ماہر ہونے کی سند دیکر اسے کفر وشرک کے فتوی بازی کی اتھارٹی دے دی جائے اور اپنے چند مخصوص مسائل جو امت کے اجماعی موقف کے خلاف محض جماعتی حیثیت رکھتے ہیں کو قرآن مجید کی آڑ میں بیان کیا جائے، قرآن مجید کو اپنے چند خاص مسائل کا ذریعہ بنا کر بیان کیا جائے اور جو ''اشاعت التوحید والسنّہ'' کے ان اختراعی مسائل سے معذرت چاہے اسے قرآن کا مخالف اور قرآن کا منکر قرار دیا جائے۔

''اشاعت التوحید والسنّہ'' کے نصاب میں اگر علوم دینیۃ سے ہر بے بہرہ قرآن مجید کا ماہر ہے تو پھر اسلم جیراجپوری، غلام احمد پرویز، نیاز فتح پوری اور جاوید احمد غامدی جیسے منکرین حدیث کو بھی قرآن کا ماہر اور ان کی دعوت کو قرآن کی دعوت کہا جائے گا۔ ان لوگوں نے بھی تو قرآن ہی کا نام لیا اور اپنی زندگیاں اسی مزعومہ قرآنی خدمت کے نام سے کھپا دیں۔ قرآن کا نام لینے کے باوجود انہیں جب اس لیے تسلیم نہیں کیا جاتا کہ انہوں نے ائمہ، اسلاف اور اکابر کے منہج سے ہٹ کر اپنی ذاتی تحقیق کو قرآن کا منشاء قرار دیا تو ''اشاعت التوحید والسنّہ'' کے ہر مدعی قرآن کی اپنی ذاتی تحقیق کو کس طرح دین کہا جاسکتا ہے؟

دعوت وتبلیغ کے حضرات قرآن مجید کی عظمت اور راہنمائی کو دِل وجان سے تسلیم کرتے ہیں مگر اسے بازیچہ اَجہال بنانے کے قائل نہیں اور اسلاف کے منہج سے ہٹی ہوئی قرآن مجید کی کسی تعبیر کو قرآن کی تفسیر نہیں کہتے قرآن مجید کو علماء سے سیکھنے اور علماء سے پوچھ پوچھ کر اپنی عملی زندگی مزین کرنے کا سبق پڑھاتے ہیں ''اشاعت التوحید والسنّہ'' اور دعوت وتبلیغ کے قرآن مجید سمجھنے کے اس فرق کو ''اشاعت التوحید والسنّہ'' کے یہ ذمہ دار قرآن کے انکار کا نام دے کر تبلیغی جماعت کو قرآن کا مخالف قرآن کا منکر اور نہ جانے اپنی فتوی پٹاری کے کس کس تمغہ سے نوازتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ اور اکابر تبلیغ کے متعلق ''اشاعت التوحید والسنّہ'' کے اس رویّہ کی شکایت عرصہ

سے ہے۔اکابراشاعت اپنے درس ووعظ اورتحریروتقریر میں مختلف پیرایہ میں ہمیشہ ''دعوت وتبلیغ''پرتنقید کرتے رہے ہیں۔کبھی تبلیغ کا طریقہ کار،کبھی کتبِ فضائل اورکبھی اکابرِ تبلیغ ان حضرات کے نشانہ تنقید پر رہتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ اورکتبِ فضائل پر اعتراضات کی وضاحت عرصہ ہوا حضرت مولانا محمد زکریا مہاجرمدنی قدس سرہٗ ''دعوت وتبلیغ پر اعتراضات کے جوابات''اور''کتبِ فضائل پر اعتراضات کے جوابات'' کے عنوان سے فرما چکے ہیں۔یہ دونوں کتابیں عرصہ سے چھپ رہی ہیں،اہل حق کیلئے موجبِ بصیرت اور صاحبانِ تشویش کیلئے راہِ ہدایت ہیں مگر تعصب وعناد کا علاج کبھی کسی سے نہ ہوسکا۔

کتاب ''تحفۃ الاشاعہ'' کا تعارف

حال ہی میں ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے ایک رہنما مولانا عبدالوکیل صاحب نے ''تبلیغی جماعت''، ''کتبِ فضائل'' اوراکابرِتبلیغ پر ''اشاعت'' کی اسی پرانی روش کا اعادہ کرتے ہوئے ''تحفة الاشاعه فی احوال التبليغ والدعوه'' کے نام سے تین سو اٹھائیس صفحات میں عربی میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جسے ''اشاعت التوحید والسنہ'' پاکستان کی ذیلی تنظیم ''نوجوانانِ توحید و سنت'' کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد ایاز صاحب دُرّانی،مدیر جامعہ تبلیغ القرآن، پشاور نے ''اشاعت اکیڈمی'' پشاور۔سے شائع کیا ہے مولانا عبدالوکیل صاحب مؤلف ''تحفة الاشاعه'' نے اس کتاب میں ''تبلیغی جماعت'' کو بزعم خویش قرآن وسنت کے نہج سے ہٹا ہوا،گمراہ اور بدعتی ثابت کیا ہے،''کتبِ فضائل'' کو واہیات وخرافات کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے اکابر علماء دیوبند اور اکابر تبلیغ کو بدعتی اور جاہل قرار دیتے ہوئے یہودی ونصارٰی سے ملا دیا ہے۔

''تحفه الاشاعه'' کے مؤلف نے جہاں کتاب کے نام سے یہ ظاہر کیا ہے کہ دعوت وتبلیغ کے متعلق ان کا بیان کردہ مؤقف ''اشاعت التوحیدوالسنہ'' کا مؤقف ہے،وہیں ''اشاعت التوحیدوالسنہ'' کے امیر،دارلقرآن پنج پیر کے شیخ الحدیث،مفتی اور اکابر اشاعت نے اس کتاب کی تائید سے مؤلف کو حوصلہ دیتے ہوئے پوری جماعت کی طرف سے اکابر علمائے دیوبند پر تنقید وتنقیص کے ان نشتروں کو پذیرائی بخشی ہے۔

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کتاب ''تحفة الاشاعه'' پر اکابرین ''اشاعت التوحید و السنه'' کی تائید و تحسین

دعوت و تبلیغ پر ''تحفة الاشاعه'' کے مؤلف کی تنقید و تنقیص کے چند اقتباسات بطورِ نمونہ نقل کرنے سے پہلے ''اکابر اشاعت'' کی تقاریظ و تائیدات کو ملاحظہ کیا جائے کہ مسلمانانِ عالَم میں دین و ایمان بیدار کرنے والے اس عالمی دینی دعوتی کام کو عرب و عجم میں بدنام کرنے ،نقصان پہنچانے اور تنقید و تنقیص کی ان حضرات نے کس طرح تائید کی ہے۔

(۱) شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیر رحمہ اللہ کے صاحبزاہ، جانشین، ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی امیر اور دار القرآن پنج پیر کے مہتمم مولانا محمد طیب طاہری صاحب ''تحفة الاشاعه'' پر تقریظ میں اپنی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ولو ان الناس غنوا بدراسة كتابهم السماوی عنايتهم بكتب الناس لكان لهم شان غير هذا الشان و حال غير ذلك الحال فانما اشكوا بثّی و حزنی الی الله۔

اردتُ منذ زمن طويل أن اذكر احوال بعض الذين يسمون انفسهم بالداعين وان كان دعوتهم بالمداهنة والكتمانِ،وترك الردّ بالمبتدع والشّيطان ،فلما سردت النظر علی كتاب (تحفة الاشاعة فی اصول التبليغ والدعوة) الذی صنفه الأخ الصالح السيّد عبد الوكيل فدعوت الله تعالیٰ ان يبارك فی علمه،وعمله،وتصانيفه،لأنه اذّی حق الأمر بالمعروف والنّهی عن المنكر۔واسئل الله ان يجعله امام الهدی۔" [۱]

''اور اگر لوگ عام لوگوں کی کتابوں کی وجہ سے آسمانی کتابوں سے بے پرواہ ہو جائیں تو اس وقت ان کا رتبہ اور ان کی حالت عام مسلمان کے رتبہ اور حالت کی طرح نہیں ہوتی اس بری حالت پر شکوہ اور دکھ اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔

میرا ارداہ بہت عرصہ سے تھا کہ ان بعض لوگوں کا حال بیان کروں جو اپنے آپ کو داعی کہتے ہیں حالانکہ ان کی دعوت مُداھنت (منافقت)، حق چھپانے اور بدعتیوں اور

[۱] ''تحفة الاشاعه'' ص ت

شیطان کی تردید نہ کرنے کی دعوت ہے۔ جب میں نے اس کتاب "تحفۃ الاشاعہ" کو دیکھا جسے میرے نیک بھائی مولانا عبدالوکیل نے لکھا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور تصانیف میں برکت دے۔ اس لئے کہ بے شک انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق ادا کر دیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو رہنمائے ہدایت بنائے۔"

(۲) "دار القران" پنج پیر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یار بادشاہ صاحب "تحفۃ الاشاعہ" پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

"فَوَجَدتُّهُ جيدًا في موضوعه ومفيدًا، والله اسئل ان يجعله ذريعة للهداية لعامة المسلمين وخصوصاً للعلماء والطلباء۔" [۱]

"میں نے اس کتاب "تحفۃ الاشاعہ" کو اپنے عنوان پر بہترین اور مفید پایا، میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو عامۃ المسلمین اور خصوصاً علماء وطلباء کیلئے ذریعہ ہدایت بنائے۔"

(۳) "دار القران" پنج پیر کے مفتی مولانا مفتی سراج الدین صاحب "تحفۃ الاشاعہ" پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

"قداجتهد فيه حقَّ اجتهاده وبيّن فيه طرق الدعوة الى الله فجزاه الله عنا جزاءً موفوراً وجعل سعيهٗ مشكوراً۔" [۲]

"مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" نے اس کتاب میں تحقیق سے لکھنے کی محنت کا حق ادا کر دیا ہے اور دعوت الی اللہ کے طریقے اس کتاب میں بیان کیے ہیں پس اللہ تعالیٰ مؤلف کو بہت زیادہ بدلہ دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے۔"

(۴) مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر اشاعت التوحید والسنہ کے استاذ اور "جماعتِ اشاعت" کے مرکزی رہنما مولانا غلام حبیب صاحب موضع ویسہ، ضلع اٹک، علاقہ چھچھ۔ "تحفۃ الاشاعہ" پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

"جمع فيها من كنوز الكتاب والسنة واقوال العلماء والمواعظ من

---

[۱] "تحفۃ الاشاعہ" ص ا

[۲] "تحفۃ الاشاعہ" ص ح

صلحاء الأمة لاشاعة التوحيد والسنته فوجدتها مفيدة لمن أراد أن يذكر و

عبّر و ترک نفورا۔"

فَكَتَبْتُ عدّة اَسْطرٍ لِطَالِعِه

وَاغْفِروَارْحَمْ يَارَبِّ عَلٰى كَاتِبِه [1]

"توحید وسنت کی اشاعت کیلئے مؤلف "تحفة الاشاعه" نے اس کتاب میں قرآن وسنت، علماء، اور صلحاء امت کے اقوال سے خزانے جمع کردیے ہیں میں نے اس کتاب کو ہر اُس آدمی کیلئے مفید پایا ہے جو نصیحت وعبرت حاصل کرنا چاہتا ہے اور (قران وسنت سے) فرار کرنا چھوڑنا چاہتا ہے۔

میں نے کتاب کا مطالعہ کرنے والے کے لئے یہ چند تائیدی سطور لکھ دی ہیں۔

یارب اس کتاب کے لکھنے والے کو معاف فرما اور اس پر رحم فرما۔"

"اشاعت التوحيدو السنه" کے امیر اور دوسرے مرکزی حضرات نے "تحفة الاشاعه" کے جن عنوانات کی تائید کی اور اسے اپنی پرانی دلی آواز قرار دیا، اب اسے بھی ملاحظہ کیا جائے۔

—ا—

مؤلف "تحفة الاشاعه" کا

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر شرک اور علم غیب کا الزام

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی علمی عبقریت اور امت محمدیہ کے لئے ان کی دینی خدمات پر امت متفق ہے۔ آپ ائمہ حدیث اور ائمہ فقہ کے بلاواسطہ یا بالواسطہ شیخ اور اُستاذ ہیں "تحفة الاشاعه" کے مؤیدین اکابرین "اشاعت التوحيدو السنه" اور خود مولانا عبدالوکیل صاحب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد ہونے کے دعوے دار ہیں مگر "تحفة الاشاعه" کے ذریعہ سلفی، غیر مقلدین کو خوش کرنے کے لئے اپنی کتاب میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اُن کے تلامذہ رحمہم اللہ کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا بلکہ تبلیغی جماعت، کتب فضائل اور اکابر دیوبند رحمہم اللہ پر تنقید کرتے ہوئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو بھی معاف نہیں کیا۔

---

[1] "تحفة الاشاعه" ص ث، ج

حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق ان کا یہ کشف مشہور ہے کہ وہ وضو کے مستعمل پانی میں وضو کرنے والے کے گناہوں کا اثر دیکھ لیتے تھے۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ وغیرہ اسلافِ امت نے یہ واقعہ کئی جگہ نقل کیا ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے بھی ''فضائل اعمال'' میں اسے نقل کیا ہے۔ مؤلف ''تحفة الاشاعه'' اس پر لکھتے ہیں:

أقول لو كان الأمر هكذا كما يقولون فلا حاجة للشهداء في الاسلام ولا يحتاج أحد الى اليمين خصوصًا في زمن النبي ﷺ لأن السارق يعلم بدون الشهداء ويعلم الزاني عند سقوط قطرات الماء من أعضائه وقت الوضوء.

بل هذا من المغيبات ولا يعلمها إلا الله وقال الله تبارك وتعالىٰ: "قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ". [1]

"میں کہتا ہوں اگر یہ بات (کشف کا معاملہ) اسی طرح ہے جس طرح یہ تبلیغ والے کہتے ہیں تو اسلام میں گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اور کوئی بھی قسم لینے کا پابند نہیں۔ خصوصاً نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور بغیر گواہوں کے پہچان لیا جاتا اور زانی وضو کے قطرات سے پہچان لیا جاتا۔

بلکہ یہ تو غیب کی باتوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: '' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا''۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر مؤلف ''تحفة الاشاعه'' کا تبصرہ آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ کشف کوئی دعوئ غیب نہیں کہ ان حضرات پر علم غیب لغیر اللہ ثابت کرنے اور شرک کا الزام لگایا جائے۔

اولیاء اللہ کی کرامات کا حق ہونا علمِ عقائد کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ مولانا عبدالوکیل صاحب نے یہ کتابیں درسًا پڑھی ہوئی ہیں اور اکابر اشاعت التوحید والسنہ اپنے مدارس میں انہیں پڑھاتے ہیں۔

''کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ'' اہل السنّت والجماعت کے اجماعی عقائد میں سے ہے۔ ''تحفة الاشاعه'' میں کراماتِ اولیاء اللہ کو علمِ غیب قرار دیکر اسے شرک بتانا کیا ''اشاعت التوحید والسنه'' کا اہل السنّت والجماعت کے اس اجماعی عقیدہ سے انکار کے مترادف تو نہیں؟

---

[1] ''تحفة الاشاعه'' ص ۲۹۳

حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق ان کا یہ کشف مشہور ہے کہ وہ وضو کے مُستعمَل پانی میں وضو کرنے والے کے گناہوں کا اثر دیکھ لیتے تھے۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ وغیرہ اسلافِ امّت نے یہ واقعہ کئی جگہ نقل کیا ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے بھی ''فضائل اعمال'' میں اسے نقل کیا ہے۔ مؤلف ''تحفة الاشاعه'' اس پر لکھتے ہیں:

أقول لو كان الأمر هكذا كما يقولون فلاحاجة للشهداء فى الاسلام ولا يحتاج أحد الى اليمين خصوصا فى زمن النبى ﷺ لأن السارق يعلم بدون الشهداء ويعلم الزانى عند سقوط قطرات الماء من أعضائه وقت الوضوء۔

بل هذا من المغيبات ولا يعلمها إلا الله وقال الله تبارك وتعالىٰ: "قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰه"۔ [1]

''میں کہتا ہوں اگر یہ بات (کشف کا معاملہ) اسی طرح ہے جس طرح یہ تبلیغ والے کہتے ہیں تو اسلام میں گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اور کوئی بھی قسم لینے کا پابند نہیں۔ خصوصاً نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور بغیر گواہوں کے پہچان لیا جاتا اور زانی وضو کے قطرات سے پہچان لیا جاتا۔

بلکہ یہ تو غیب کی باتوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: '' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا''۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر مؤلف ''تحفة الاشاعه'' کا تبصرہ آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ کشف کوئی دعوئ غیب نہیں کہ ان حضرات پر علم غیب لغیر اللہ ثابت کرنے اور شرک کا الزام لگایا جائے۔

اولیاء اللہ کی کرامات کا حق ہونا علمِ عقائد کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ مولانا عبدالوکیل صاحب نے یہ کتابیں درساً پڑھی ہوئی ہیں اور اکابر اشاعت التوحید والسنہ اپنے مدارس میں انہیں پڑھاتے ہیں۔

''کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ'' اہل السنّت والجماعت کے اجماعی عقائد میں سے ہے۔ ''تحفة الاشاعه'' میں کراماتِ اولیاء اللہ کو علمِ غیب قرار دیکر اسے شرک بتانا کیا ''اشاعت التوحید والسنه'' کا اہل السنّت والجماعت کے اس اجماعی عقیدہ سے انکار کے مترادف تو نہیں؟

---

[1] ''تحفة الاشاعه'' ص ۲۹۳

"اشاعت التوحیدوالسنہ" نے پہلے "حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام" اور خصوصاً حیات سیّد الکائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا، پھر سماع صلوٰۃ وسلام عند قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا، پھر قائلین سماع پر کفر اور پھر شرک کا فتویٰ لگایا تو کیا کرامات اولیاء اللہ کو علم غیب قرار دے کر اسے شرک کہنا "اشاعت التوحید والسنہ" کے اسی امت کے اجماعی مسائل کے انکار کے تسلسل کا ایک حصہ تو نہیں؟

پھر کشف وکرامات کا نام علم غیب رکھ کر ان کے انکار سے آپ سلفیوں اور غیر مقلدوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ "اشاعت التوحید والسنہ" کے مرکزی حضرات غیر مقلد ہو رہے ہیں۔ خود مولانا عبدالسلام صاحب (رستم، مردان) کی شخصیت سب کے سامنے ہے کہ وہ "اشاعت التوحید والسنہ" میں دورہ تفسیر اور دورہ حدیث پڑھانے والے مرکزی حضرات میں سے تھے "اشاعت التوحیدوالسنہ" صوبہ سرحد کے امیر اور مرکزی شوریٰ کے رکن تھے، اور سیّد عنایت اللہ شاہ گجراتی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ مگر آج غیر مقلدین کے شیخ الحدیث ہیں اور سلفی مکتب فکر کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مرتبہ فقہ حنفی پر ترجیح دینے میں اپنی ساری صلاحیتیں لگا رہے ہیں۔

—۲—

مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" کی "تبلیغی جماعت" پر تنقید

مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" مولانا عبدالوکیل "خاتمہ" کے عنوان سے "تبلیغی جماعت" پر تنقید کا عنوان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تقصیرات الداعین المعاصرین وفریضۃ العلماء"[1]

"اس دور کے داعیوں کی غلطیاں اور علماء کی ذمہ داری"

اس کے بعد مؤلف تبلیغی جماعت کی اپنی مزعومہ تقصیرات کو نمبر وار شمار کرتے ہوئے مختلف عنوانات پر بحث کرتے ہیں مثلاً:

---

[1] "تحفۃ الاشاعہ" ص ۲۵۷

”دعوت وتبلیغ“ کو ایک مذہب اور فرقہ قرار دینا

مؤلف ”تحفة الاشاعه“ لکھتے ہیں:

”ومن تقصيرات بعض الدعاة أنهم يخصّون النجاة بمذهب و مسلک واحد،......فهذا القول لايصح لأنه تشابه باليهود و النّصارىٰ.“[1]

”اور بعض داعیوں کی تقصیرات میں سے یہ بھی ہے کہ نجات کو ایک ہی مذہب اور مسلک سے خاص کرتے ہیں...... یہ بات درست نہیں کہ یہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے۔“

دعوت وتبلیغ کے اکابر ہمیشہ دعوت وتبلیغ کی موجودہ ترتیب کے علاوہ دوسرے دینی کاموں کی تائید کرتے رہے ہیں اور تبلیغ میں عملاً مشغول حضرات کو ہدایات میں اس کی تاکید فرماتے ہیں کہ دوسرے دینی کاموں کی اپنی اپنی جگہ ضرورت ہے، انہیں غیر اہم سمجھنا غلطی ہے۔ حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمہ اللہ کے پڑپوتے حضرت مولانا محمد سعد دامت برکاتہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں:

تیسرے نمبر (علم) کا مقصد ہے کہ اُمت میں علم وعلماء کی عظمت پیدا ہو جائے۔ اللہ مجھے معاف فرمادے، بعض مرتبہ تو اپنی محنت سے شیطان ایک ایسی بڑائی پیدا کر دیتا ہے کہ یہاں تک کہہ گزرتے ہیں کام کرنے والے کہ ہمیں علماء کی ضرورت نہیں۔ یہ شیطان کا اتنا بڑا حربہ ہے کہ تم دعوت الی اللہ کرتے ہوئے جہالت سے نہ نکل سکو۔ یہ شیطان کا حربہ ہے۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ وقت نہ لگائے ہوئے علماء کو وقت لگانے والے، کام کرنے والے ہلکا سمجھتے ہیں اور وقت لگائے ہوئے علماء کو وقت نہ لگائے ہوئے علماء سے افضل سمجھتے ہیں۔ یہ بہت بڑی چوک ہے۔ یہ بڑی خطا ہے۔ اس کام کے بڑے ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ دین کے سارے کام چھوٹے ہو گئے۔ اس کام کے بڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کام سے سارے کاموں کو پانی ملے گا۔

مولانا یوسف صاحب فرماتے تھے، ان کی ہدایات میں ہے کہ: علماء کی زیارت کو عین عبادت یقین کرو۔ علماء کی مجالس میں جاؤ، پوچھو ان سے۔ ایک آدمی اپنی مسجد میں صبح یا شام کا وقت دیتا ہے دو گھنٹے اڑھائی گھنٹے تین گھنٹے جتنی اللہ نے اس

[1] (”تحفة الاشاعه“ ص ۲۵۶، ۲۵۷)

کوتوفیق دی شام کواس نے کسی عالم کی مجلس میں کسی محدث کے درس میں کسی مفتی کی فقہ کی مجلس میں یا کسی مسئلہ کو معلوم کرنے کے لیے وہ چلا گیا۔ کام کرنے والوں نے کیا کہا کہ اوہو ہمارا کام یہ تھوڑا ہے ہم تبلیغ والے ہیں ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے وہ پڑھانے والے ہیں۔

محترم بزرگو دوستو! اتنی تنگ نظری! ساتھی کہہ دیتے ہیں کہ تم درس تفسیر میں چلے گئے۔ میرے بزرگو دوستو! صاف صاف بات ہے ہمیں کام تبلیغی بن کر نہیں کرنا اُمتی بن کر کرنا ہے کیا بن کر؟ اُمتی بن کر ہمیں کام کرنا ہے اُمتی بن کر طبقہ بن کر نہیں۔ تبلیغی جماعت کوئی جماعت نہیں کوئی طبقہ نہیں۔ نہ ہم طبقہ ہیں نہ ہم طبقہ بنا رہے ہیں۔ ہم تو اُمت ہیں ہمارا مقصد ہمارا عزم امت بنانا ہے۔ اس لیے علماء کی مجلس کے محتاج بنو۔[1]

اب مؤلف ''تحفة الاشاعه'' کا داعیان دعوت وتبلیغ کے متعلق لکھنا کہ وہ نجات اسی صورتِ تبلیغ میں سمجھتے ہیں محض الزام ہے اور اسے مذہب ومسلک کا نام دینا غیر مقلدین اور سلفیوں کو خوش کر کے ان سے مراعات حاصل کرنا ہے اور پھر ظلم یہ ہے کہ امت کی موجودہ حالت پر دکھ درد کے ساتھ اپنے مال وجان سے اپنا وقت لگانے والوں اور علماء کے مشوروں سے چلنے والوں کو یہود ونصارٰی کے ساتھ ملایا جائے۔ کیا ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے اکابرین کی تائید ایسی ہی خدمات کیلئے وقف ہے؟

فَاِلی اللہ المشتکی واللّٰہُ المستعان!

—۳—

''تبلیغی جماعت'' پر حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے کا الزام

مؤلف ''تحفة الاشاعه'' تبلیغی جماعت کی تقصیرات شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فمن الغلو والافراطِ أنهم يحرمون الحلال ويحللون الحرام''[2]

---

[1] (''بیاناتِ سعد'' ص۱۲۶، ۱۲۷)

[2] ''تحفة الاشاعه'' ص۲۵۸

''پس ان تبلیغ والوں کے غلو اور افراط میں سے یہ بھی ہے کہ شریعت کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہتے ہیں۔''

اس کے بعد مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' نے تبلیغی جماعت سے شکوہ کیا کہ وہ دعوت کو فرائض میں شمار کرتے ہیں، جبکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو واجب نہیں کہتے۔

یہ بھی الزام محض ہے مگر وہ یہ واضح نہیں کر سکے کہ تبلیغ والے کون سے حلال کو حرام اور کون سے حرام کو حلال کہتے ہیں ممکن ہیں اس کی وضاحت ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے اکابر ہی کریں اور اگر وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ تبلیغ والے اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کو حرام اور حرام کیے ہوئے کو حلال سمجھتے ہیں تو یہ تو کفر ہے اس لیے ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے اکابر صاف فتویٰ کفر کیوں نہیں لگا دیتے !

—۴—

''تبلیغی جماعت'' کو قرآن کا دشمن قرار دینا

مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' تبلیغی جماعت پر الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

أن المدعون المصطلحين[1] لايتوجهون القرآن بل لاينظرون اليه كماهوحقه۔ويتوجهون كل توجههم إلى فضائل الأعمال وفضائل الصدقات۔

والهلكة العظمى أنهم يقولون لاهداية في القرآن ووالله لقدسمع لهٰذاالقول منهم أنّ القرانَ لاهداية فيه۔قلتُ فى نفسى كيف يخادع النّاس أن لّاحاجة إلى دروس القرآن و تعلم معانيه ولابه من الخروج إلى الدعوة............فكيف يقولون هكذابل هذاالعداوة مع القرآن ويلتمسون له مأة حيلة۔[2]

''یہ داعی اور مصلحین قرآن کی طرف توجہ نہیں کرتے بلکہ قرآن کو دیکھتے نہیں جس طرح

---

[1] عربی عبارت میں ''مصطلحین'' مطبوعہ ہے جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ درست مصلحین ہونا چاہیے اس لئے ترجمہ میں ''مصلحین'' لکھا گیا ہے۔

[2] ''تحفۃ الاشاعہ'' ص ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴

قرآن کا حق ہے اوران کی تمام تر توجہ صرف ''فضائل اعمال'' اور'' فضائل صدقات'' کی طرف ہے...... اوراس سے بڑی ہلاکت یہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں قرآن میں کوئی ہدایت نہیں اللہ کی قسم ان سے یہ بات سُنی گئی کہ قرآن میں ہدایت نہیں.......... میں نے اپنے آپ سے کہا یہ کس طرح لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ قرآن کے دروس اور معانی کی تعلیم کی ضرورت نہیں اور تبلیغ کیلئے نکلنا ضروری ہے.......... یہ بات یہ لوگ کس طرح کہتے ہیں بلکہ یہ قرآن سے دشمنی رکھتے ہیں اوراس دشمنی کیلئے یہ سو حیلے کرتے ہیں۔''

مؤلف ''تحفة الاشاعه'' نے مذکورہ اقتباس میں ''تبلیغی جماعت'' کو قرآن مجید کا دشمن اور قرآن دشمنی کیلئے حیلہ باز قرار دیا ہے حالانکہ وہ نہیں دیکھتے کہ جس ''فضائل اعمال'' پر وہ تنقید کر رہے ہیں ''تبلیغی جماعت'' کے اسی نصابِ تعلیم ''فضائل اعمال'' میں ایک مستقل کتاب ''فضائل قرآن'' بھی ہر جماعت، ہر مسجد میں دنیا کی تمام مشہور زبانوں میں پڑھی جاتی ہے۔

''فضائل قرآن'' سے دو اقتباس مؤلف ''تحفة الاشاعه'' کی خدمت میں پیش ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرّہٗ قرآن مجید سے عوام الناس کی بے اعتنائی پر تنبیہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تو جس چیز (قرآن مجید) کو حق تعالیٰ شانہٗ بار بار تاکید سے فرما رہے ہوں اس کو ہم مسلمان لغو، حماقت اور بیکار اضاعت وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس حماقت کے بعد پھر بھی ہماری تباہی کے لیے کسی اور چیز کے انتظار کی ضرورت باقی ہے۔''[1]

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ امراء اور حکام کو قرآن مجید سے بے اعتنائی پر تنبیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بے جا نہ ہوگا اگر میں یہاں پہنچ کر سربراہانِ قوم کی شکایت کروں کہ قرآن پاک کی اشاعت میں آپ کی طرف سے کیا اعانت ہوتی ہے اور یہی نہیں بلکہ خدارا ذرا غور سے جواب دیجئے کہ اس سلسلہ کو بند کرنے میں آپ کا کس قدر حصہ ہے، آج اس کی تعلیم

1۔ فضائل قرآن: خاتمہ تشریح، حدیث نمبر ۶۔

کو بے کار بتلایا جاتا ہے، اضاعتِ عمر سمجھا جاتا ہے، اس کو بے کار دماغ سوزی اور بے نتیجہ عرق ریزی کہا جاتا ہے۔"[1]

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرّہ کے ان تنبیہی اقتباسات کے ملاحظہ کے بعد کیا مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" یہ کہہ سکتے ہیں کہ "تبلیغی جماعت" والے قرآن کے دشمن ہیں اور لوگوں کو قرآن کے قریب نہیں آنے دیتے؟

—۵—

"تبلیغی جماعت" پر جہاد کے انکار کا الزام

مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" تبلیغی جماعت پر جہاد فی سبیل اللہ کے انکار کا الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ومن تقصيراتهم أنهم لايتوجهون الى الجهاد المصطلح (اى القتال فى سبيل اللّٰه) بل يقولون الجهاد من الجهد وهو السعى فى أمور الدين ونحن نجاهد فى سبيل الله بل هذا الجهاد هو الجهاد الأكبر۔"[2]

"اور ان تبلیغ والوں کی غلطیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اصطلاحی جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ کہتے ہیں جہاد "جہد" سے ہے جس کے معنی کوشش کے ہیں اور وہ دینی امور میں کوشش کرنا ہے اور ہم اللہ کے راستہ میں کوشش کر رہے ہیں بلکہ یہی جہادِ اکبر ہے۔"

مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" کا تبلیغی جماعت پر یہ محض الزام ہے حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمہ اللہ کے پڑپوتے اور مشہور مبلغ حضرت مولانا محمد سعد صاحب دامت برکاتہم کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ وہ دعوت و تبلیغ کے علاوہ دوسرے دینی کاموں کی اہمیّت کو تسلیم کرتے ہیں اور خود مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" دعوت و تبلیغ کے جس نصاب "فضائل اعمال" پر جگہ جگہ تنقید کر رہے ہیں، اسی "فضائل اعمال" کے حصہ "فضائل تبلیغ" کی فصلِ اوّل میں حضرت شیخ الحدیث مولانا

---

[1] فضائل قرآن: خاتمہ تتمہ تشریح، حدیث نمبر ۳۳

[2] "تحفۃ الاشاعہ" ص ۲۷۱

محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ نے صاف لکھا ہے:

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ اِسْمُہٗ: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔[1]

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بُلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(ف) مفسّرین نے لکھا ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو بُلائے وہ اس بشارت اور تعریف کا مستحق ہے خواہ کسی طریق سے بُلائے۔ مثلاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزہ وغیرہ سے بُلاتے ہیں، علماء دلائل سے، مجاہدین تلوار سے اور موذّنین اذان سے، غرض جو بھی کسی شخص کو دعوت الی الخیر کرے وہ اس میں داخل ہے، خواہ اعمالِ ظاہرہ کی طرف بُلائے یا اعمالِ باطنہ کی طرف۔ جیسا کہ مشائخ صُوفیہ معرفت اللہ کی طرف بُلاتے ہیں۔[2]

اکابر تبلیغ کی ان وضاحتوں کے بعد مؤلف کی الزام تراشی اور پھر اکابر ''اشاعت التوحید والسنہ'' کا اس سنگ باری کی تائید کرنا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ معلومات کی کمی ہے تو کسی کا نکتہ نظر معلوم کیے بغیر اس پر تنقید کرنا کیا کہلاتا ہے؟ اس کا فیصلہ ''دار القران'' پنج پیر کے مفتی ہی کر دیں اور اگر اکابر تبلیغ کی وضاحت ان حضرات کے علم میں ہے تو اس بغض و عناد کا فیصلہ ''مالک یوم الدّین'' اور صاحبُ ''البطش الشدید'' ہی کی عدالت میں ہوگا۔

—۶—

مستورات کی جماعت پر تنقید

مؤلف ''تحفة الاشاعه'' عورتوں کے تبلیغی جماعت میں جانے پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''من تقصيراتهم قولهم على جماعة المستورات ويقولون أن النساء من الأمة والدعوة على الأمة واجبةٌ.''[3]

---

[1] پ ۲۴، رکوع ۱۹ [2] ''فضائل تبلیغ'' فصل اوّل۔

[3] ''تحفة الاشاعه'' ص ۲۸۵

"اوران تبلیغ والوں کی غلطیوں میں سے مستورات کی جماعت کے متعلق ان کا یہ قول بھی ہے کہ مستورات امت میں سے ہیں اورامت پر دعوت واجب ہے۔"

مستورات کی جماعت کے متعلق اکابر تبلیغ میں سے کسی نے وجوب کا فتویٰ نہیں دیا۔ یہ مؤلف کا الزام محض ہے اور مستورات کی جماعت میں جس طرح شرعی قیود کا التزام کیا جاتا ہے اور محقق علماء کے مشورہ سے ان قیودات کا اہتمام اور نگرانی کی جاتی ہے اگر مؤلف ملاحظہ کر لیتے تو شاید یہ الزام نہ دیتے اس لیے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خود اور "تحفة الاشاعه" کے مؤیدین اکابر "اشاعت التوحید والسنہ" عملاً وقت نکال کر اپنی مستورات کے ساتھ مستورات کی جماعت کے اس اہتمام کا ملاحظہ فرمائیں تو نہ صرف مستورات کی جماعت کے متعلق ان کی بدگمانی دور ہوگی بلکہ "دعوت و تبلیغ" کے عمومی عالمی کام کے متعلق بھی ان شاء اللہ ان کی رائے میں تبدیلی آئے گی۔

—۷—

کتبِ فضائل، اور اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر تنقید

"تبلیغی جماعت" پر تنقید و تنقیص کی نشتر زنی کے بعد مؤلف "تحفة الاشاعه" نے مصنف کتب فضائل شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ اور دوسرے اکابر علمائے دیوبند پر غیظ و غضب کی جو سنگ باری کی ہے اسے نقل کرنا بھی مشکل ہے چند اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں جن سے ان حضرات کے پاس ادب اور اکابر سے تعلق کے دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے۔

کتب فضائل پر تنقید کی ابتداء کرتے ہوئے مؤلف "تحفة الاشاعه" لکھتے ہیں:

(۱) "وأمّا مافی کتبهم من الخرافات والواهیات فهی کثیرةٌ لکن نذکر بعضها اللتی یشُم منها رائحةُ الشرک وإعطاء الصفات المختصة باللّٰهِ للمخلوق۔"[۱]

"اوران تبلیغ والوں کی کتابوں میں خرافات اور واهیات تو بہت زیادہ ہیں لیکن ہم ان میں

---

[۱] "تحفة الاشاعه" ص ۲۹۱،

سے بعض ایسی باتیں ذکر کرتے ہیں جن سے شرک اور اللہ تعالیٰ کی خاص صفات مخلوق کو دینے کی بُو آتی ہے۔"

اس کے بعد مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" نے "فضائل اعمال"، "فضائل صدقات" اور "فضائل حج" سے چند واقعات اور عبارات جن کا تعلق خواب، کشف اور کرامات سے ہے، ذکر کر کے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ پر جو سب وشتم کیا ہے وہ ملاحظ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:

(۲) ثبوت علم الغیب لغیر اللّٰہ خصوصًا لامرأۃٍ عجوزۃٍ۔[۱]

غیر اللہ اور خصوصًا ایک بوڑھی عورت کیلئے علمِ غیب کا اثبات......

(۳) "أقول اذا کان صاحب والذکریا ھذہ المرتبۃ وھو یکشف عن القبور ویعلم بالکشف فکیف أصحاب محمد ﷺ لا یستفیدون بالکشف عن قبر النبی ﷺ، لو کان کما قال لأرتفع الأمم علی الأنبیاء۔"[۲]

"میں کہتا ہوں کہ اگر "زکریا" کے والد کے ساتھی اس مرتبہ پر ہیں کہ انہیں کشفِ قبور حاصل ہے اور کشف سے جان لیتے ہیں تو محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنھم نے کیوں نبی ﷺ کی قبر سے استفادہ نہ کیا۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے جس طرح اس نے کہا تو امتیوں کا درجہ انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہو جائے گا۔"

(۴) "أقول العجب کل العجب کیف یثبتون الکشف للعلماء والأولیاء وھل ھو الّا اثبات علم الغیب لغیر اللّٰہ تعالیٰ ویسمّونہ بغیر اسمہ فقط۔"[۳]

میں کہتا ہوں یہ عجیب بات ہے بہت ہی عجیب ہے کہ کشف کو یہ علماء اور اولیاء کے لیے ثابت کرتے ہیں۔ یہ تو علم غیب کو غیر اللہ کیلئے ثابت کرنا ہے اور بغیر وضاحت کیے اسے علم غیب قرار دینا ہے۔

---

۱ "تحفۃ الاشاعہ" ص ۲۹۱،

۲ "تحفۃ الاشاعہ" ص ۲۹۵

۳ "تحفۃ الاشاعہ" ص ۲۹۷،

الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے ''فضائل صدقات'' میں نقل فرمایا ہے۔

مؤلف ''تحفة الاشاعة'' حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے حوالہ سے اس مکتوب کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ویقول کبیرھم :فی حق وحدة الوجود.

اوران تبلیغیوں کا بڑا ''وحدت الوجود'' کے حق میں کہتا ہے۔[1]

اس جگہ دو واقعے اپنے اکابر کے نمونے کے لئے نقل کرنے کو دل چاہتا ہے، ایک تو وہ مکتوب گرامی جو شیخ المشائخ قطب الارشاد حضرت گنگوہی صاحب اعلی اللہ مراتبہ کی خدمت میں لکھا گیا جو ''مکاتیب رشیدیہ'' میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

پس زیادہ عرض کرنا گستاخی اور شوخ چشمی ہے، یا اللہ معاف فرمانا! کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا، میں جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں، تیرا ہی ظل ہے، تیرا ہی وجود ہے، میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں، اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے، اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔[2]

---

[1] مسئلہ ''وحدت الوجود'' کے متعلق علمائے دیوبند قدس اسرارھم کے مؤقف کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مولانا جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں: ''وحدت الوجود'' کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اس کائنات میں حقیقی اور مکمل وجود صرف ذات باری تعالیٰ کا ہے، اس کے سوا ہر وجود بے ثبات، فانی اور نامکمل ہے۔ ایک تو اس لئے کہ وہ ایک نہ ایک دن فنا ہو جائے گا، دوسرے اس لئے کہ ہر شئی اپنے وجود میں ذات باری تعالیٰ کی محتاج ہے، لہٰذا اشیاء ہمیں اس کائنات میں نظر آتی ہیں، انہیں اگر چہ وجود حاصل ہے، لیکن اللہ کے وجود کے سامنے اس وجود کی کوئی حقیقت نہیں، اس لئے وہ کالعدم ہے۔ اس کی نظیریوں سمجھئے جیسے دن کے وقت آسمان پر سورج کے موجود ہونے کی وجہ سے ستارے نظر نہیں آتے، وہ اگر چہ موجود ہیں، لیکن سورج کا وجود ان پر اس طرح غالب ہو جاتا ہے کہ ان کا وجود نظر نہیں آتا۔ اسی طرح جس شخص کو اللہ نے حقیقت شناس نگاہ دی ہو وہ جب اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی معرفت حاصل کرتا ہے تو تمام وجود اسے ہیچ، ماند، بلکہ کالعدم نظر آتے ہیں، بقول حضرت مجذوب رحمہ اللہ:

جب مہر نمایاں ہوا سب چھپ گئے تارے
تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

''فتاوی عثمانی'' ۱/۶۶، مطبوعہ: مکتبہ معارف القرآن، کراچی۔

[2] مذکورہ عبارت میں ''میں اور تو خود شرک در شرک'' کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! یہ سب تیرا کرم اور مہربانی ہے اگر میں اپنی ذات کا کمال سمجھوں تو میرا ''میں اور تو'' کہنا شرک در شرک ہے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون یاایھا الاخوان فاسمعوا الی ھذہ الھفوات والخرافات ماالفرق بینھم وبین اھل التناسخ والثنویۃ وھل ھذا الادین النصاریٰ والیھود۔[1]

"انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اے بھائیو یہ بکواسات اور خرافات سنو! ان لوگوں اور اہل تناسخ (ہندوؤں) اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ (دین جو یہ لوگ پیش کررہے ہیں) یہود و نصاریٰ کا دین نہیں ہے؟"

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی عبارت کو بکواس اور خرافات کہنے، انہیں ہندو اور بت پرست بتانے، اور ان کی تعلیمات کو دینِ یہود و نصاریٰ قرار دینے سے پہلے مؤلف یہ سوچ لیتے کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کون ہیں؟ وہ تو مؤلف کے استاذ الاستاذ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے استاذِ حدیث ہیں تو انہیں احساس ہوتا کہ یہ چھری وہ تبلیغ والوں پر نہیں بلکہ اپنے گلے پر پھیر رہے ہیں اور "اشاعت التوحید والسنہ" کے امیر اس کتاب کو اپنی پرانی خواہش اور اپنے دل کی آواز قرار دینے سے پہلے دیکھ لیتے کہ وہ "دار القرآن" پنج پیر سے جو سندِ حدیث و تفسیر جاری کرتے ہیں اس میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا نام کس طرح موجود ہے۔ اگر ان کی برسوں سے یہی خواہش تھی کہ ان اکابر کو ہندوؤں اور یہود و نصاریٰ سے ملایا جائے اور ان کی تعلیمات کو یہود و نصاریٰ کی تعلیمات کہا جائے تو کیا "پنج پیر" سے وہ ہندوؤں اور یہود و نصاریٰ کی تعلیمات پھیلانے والوں کی سندیں تقسیم کرتے رہے ہیں؟

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

—۹—

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا کشفِ قبور

کشف و کرامات پر مؤلف "اشاعت التوحید والسنہ" کی اس تنقید کے بعد مؤلف کے شیخ الشیوخ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا ایک کشف جو انہوں نے اپنی املائی تفسیر "بلغۃ الحیران" کی ابتداء میں لکھا ہے، ملاحظہ کیجیے:

---

[1] "تحفۃ الاشاعہ" ص ۳۰۰، ۳۰۱

"وَقَعَدْتُ عندمزار الامام الربانیّ فقال لی فی المکاشفۃِ: بیانُ مسئلۃِ التوحیداعلیٰ درجۃِسلوک۔" [1]

"اور میں امام ربانی (مجدد الف ثانی رحمہ اللہ) کے مزار کے قریب بیٹھا تو انہوں نے مجھے مکاشفہ میں فرمایا: مسئلہ توحید کا بیان سلوک کے اعلیٰ درجات میں سے ہے۔"

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا ایک دوسرا مراقبہ کشفِ قبر حضرت مولانا سید انظر شاہ رحمہ اللہ (م ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء) شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند (وقف) کی روایت سے ملاحظہ کیجئے۔

حضرت مولانا سیّد انظر شاہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضرت مولانا حسین علی واں بھچروی رحمہ اللہ جنہیں والد محترم سلسلۂ نقشبندیہ کا امام کہا کرتے تھے، والد محترم کی وفات کے بعد دار العلوم تشریف لائے اور کافی دیر تک والد محترم کی قبر پر مراقب رہے، جب واپس تشریف لائے تو دفتر اہتمام کے عمائدین نے پوچھا کہ حضرت! کافی دیر مراقب رہے، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ سے کوئی خاص باتیں ہوئیں؟ تو فرمایا: کہ سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے میرے بچوں کے سر پر دست شفقت رکھا، دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ قبر کی زندگی میں آکر معلوم ہوا کہ ختم نبوت کی حفاظت سے بڑھ کر اللہ پاک کے ہاں کوئی نیکی نہیں، تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ علم میں، میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ سے کم نہیں، البتہ عمل میں وہ مجھ سے بہت آگے ہیں۔" [2]

—۱۰—

کشفِ قبور، عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سماع صلوٰۃ سلام پر "دار العلوم تعلیم القرآن" کا فتویٰ

مؤلف "تحفۃ الاشاعہ" نے حضرات اکابر علمائے دیوبند قدس سرّہم پر اعتراض اور

---

[1] "بلغۃ الحیران" طبع اوّل ص ۸

[2] ہفت روزہ "ختم نبوت" جلد نمبر ۲۷ شمارہ نمبر ۲۲ ۵ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ/ ۸ جون ۲۰۰۸ء صفحہ نمبر ۱۳

تنقید عقیدہ حیات الانبیاء علیہم الصلوۃ وسلام، کرامات اولیاء اور کشف قبور کی بنیاد پر کی ہے اس لیے یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "دار العلوم تعلیم القرآن" راجہ بازار راولپنڈی کا ایک فتوی نقل کردیا جائے۔

باسمہ تعالیٰ: بخدمت محترم حضرت شیخ القرآن صاحب مدظلہ العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: ۔معروض ہوں کہ ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب بمقام گکڑ ہٹہ ضلع ملتان تقریریں کررہا ہے اور وہ خود کو "اشاعت التوحید والسنۃ" کا مرکزی مُبلغ ظاہر کرتا ہے جس سے دیوبندی پارٹی میں بڑی نفرت اور کش مکش پیدا ہورہی ہے کئی لوگ کہتے ہیں مسلک اِن کا ٹھیک ہے اور کئی کہتے ہیں کہ علماء جمہور اس عقیدہ کے خلاف ۔لہٰذا حضرت والا سے درخواست ہے کہ آپ کے فتویٰ پر ایک کمیٹی کی لڑائی جھگڑا ختم ہوتا ہے۔آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالوں پر روشنی فرمائیں تاکہ ہماری پارٹی (کمیٹی) مضبوط رہے۔ ہم سارے دیوبندی ہیں اور جمعیت العلماء اسلام، خدام اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور کئی آدمی اشاعت التوحید کی جماعت کے ہیں:۔

سوال نمبر ۱:

جو شخص کشف قبور سیکھے یا سکھلائے یا خود کرے اور اسے جائز سمجھے وہ بالکل کافر ہے جیسے مرزائی کافر ہیں۔

سوال نمبر ۲:

جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روضۃ اطہر میں زندہ باشعور سمجھے یا یہ "عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روضۃ اطہر پر حاضری کے وقت خود درود وسلام سنتے ہیں" اِس عقیدہ والا بھی کافر ہے۔

سوال نمبر ۳:

جو شخص درود و سلام پڑھے بذریعہ فرشتے نہیں پہنچایا جاتا۔

لہٰذا حضرت والا سے درخواست ہے اور اخلاق کریمانہ سے اُمید کرتا ہوں کہ جواب دیکر مشکور فرمائیں گے۔

جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے۔

بقلم خود محمد یوسف سلیم چک نمبر ۱۱۷ شمالی، فی الحال چک نمبر ۱۴ پٹھانوالی بھلوال

الجواب واللہ الموفق للصّواب

جواب نمبر ۱:

سادات دیوبند کشف قبور کے قائل ہیں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اور دیگر علماء دیوبند کی تصریح اِن کی کتابوں میں موجود ہے اور ہم بھی اس کے قائل۔ ہمارا اس کا انکار صحیح نہیں ہے اور قائل کو کافر کہنا تو بڑی جہالت ہے۔

جواب نمبر ۲:

روضۃ اطہر پر حاضری کے وقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سنتے ہیں جمہور امت اِس پر متفق ہے اور سادات دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ اس کا انکار بھی جہالت ہے اور قائل پر کفر کا فتوی جاہلانہ جسارت رکھتا ہے۔

جواب نمبر ۳:

یہ بھی جہالت ہے، علماء دیوبند کا یہ مسلک نہیں ہے۔ ایسے شخص کی تقریر سننا سخت گناہ ہے اہل ایمان پر لازم ہے کہ اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور ایسی صُحبت سے پرہیز کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مہر مدرسہ

عبد الرّشید

مُفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار، راولپنڈی ۳ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ

دورِ اہتمام شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ

اب مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' اوراس کے مؤیدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ نے جو قلمدان تبلیغ والوں کیلئے رکھا ہوا ہے، اپنے ہاتھ میں لیں اوراپنے شیخ الشیوخ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ اور'' دارالعلوم تعلیم القرآن'' کے مفتی مولانا مفتی عبدالرشید صاحب رحمہ اللہ مرحوم پر بھی ایسے جارحانہ حملوں کی جرأت کریں۔

جب یہ تمام اکابر کشف وکرامات کی تائید وتصدیق کے باوجود آپ کے اکابر ہیں تو حضرت گنگوہی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کا کیا قصور ہے کہ انہیں نشانہ تنقید بنایا جائے۔؟ غیر مقلدوں اور سلفیوں کو خوش کرنے کیلئے مؤلف نے جو زبان استعمال کی ہے اس سے انہیں اپنی مزعومہ مراعات تو حاصل ہو جائیں گی مگر اپنے اساتذہ اوران اکابر کی برکات کبھی نصیب نہ ہوسکیں گی۔

فیاحسرتا علی خسران الدنیا والاخرہ!

—۱۱—

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کیلئے مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' کی بازاری زبان

اس دور میں برکۃ العصر قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کو اللہ تعالیٰ نے جو مرجعیت نصیب فرمائی اور جو دینی خدمات آپ سے لیں، ایک عالم اس کا معترف ہے شاید کوئی بدنصیب ہی ہوگا جو اپنے دور کی اس عظیم ہستی اور ولی کامل سے بغض رکھے یا ان کی دینی خدمات کا انکار کرے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کی خدماتِ دینیہ میں آپ کی گراں قدر عربی، اردو تصنیفات کی علمیت اور ٹھوس دلائل کے عرب وعجم معترف ہیں خاص کر کتب فضائل کہ ان کا ترجمہ دنیا کی ہر مشہور زبان میں ہوکر مسلمانانِ عالم کی ہدایت اور دین داری کا ذریعہ بن رہا ہے۔

''اشاعت التوحید والسنہ'' عرصہ سے کتبِ فضائل اور حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کو نشانہ تنقید بنائے ہوئے ہے جیسا کہ گزشتہ سطور سے واضح ہے۔اور مولانا ضیاء اللہ شاہ

گجراتی صاحب، علامہ احمد سعید ملتانی، مولانا خان بادشاہ اور مولانا عبدالوکیل مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' نے کتبِ فضائل پر بیجا تنقید کرتے ہوئے جس انداز سے حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کو مخاطب کیا ہے اور جس انداز سے آپ رحمہ اللہ کا نام لیا ہے، اس سے مؤلف کے دل میں اس عظیم ہستی کے متعلق جو بغض ہے، اس کا اظہار ہوتا ہے۔

مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' کا انداز ملاحظہ ہو:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یقول الشیخ زکریا"، "یقول رئیس الجماعۃ زکریا"، "یقول رئیسُھُم"، "یقول صاحبُھُم وامامُھُم"، "یقول کبیرھُم"، "یقول کبیرھُم وامیرھُم"۔

''شیخ زکریا کہتا ہے''، ''جماعت کا بڑا زکریا کہتا ہے''، ''ان تبلیغیوں کا بڑا کہتا ہے''، ''ان کا ساتھی اور امام کہتا ہے''، ان تبلیغیوں کا بڑا کہتا ہے'' ''ان تبلیغیوں کا بڑا اور امیر کہتا ہے''۔

اس اندازِ تخاطب وتذکرہ سے مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' کی بازاری زبان اور اندازِ بے ادبی صاف بتا رہا ہے کہ ان کا بغض وعناد انہیں اس بے ادبی پر مجبور کرتا ہے حالانکہ مؤلف جب خود اکابر اشاعت التوحید کا ذکر کرتے ہیں تو القاب وآداب کے ساتھ کرتے ہیں مثلاً ملاحظہ ہو:

(۱) "استاذ العلماء، شیخ القرآن والحدیث العلامہ محمدیار بادشاہ مدظلہٗ العالی"

(۲) "شیخ القرآن والحدیث، فخر الاماثل العلامہ محمد طیب طاھری مدظلہ العالی"

(۳) "استاذ العلماء الحلیم الطبع کریم الخلق شیخ الحدیث والتفسیر العلامہ غلام حبیب مدظلہ العالی"

(۴) "صوفی الصفاء بقیۃ الاتقیاء، شیخ القرآن والحدیث العلامہ مفتی سراج الدین مدظلہ العالی"

عرض حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ اور اکابر اشاعت التوحید والسنہ کے تذکرہ میں جو اندازِ فرقِ مراتب مؤلف نے اختیار کیا، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اکابر اشاعت

التوحید والسنہ کو اکابر علمائے دیوبند رحمہ اللہ سے ممتاز کر کے اپنی جماعت کو ایک فرقہ کی صورت یہ خود بنا رہے ہیں اور ''البرکۃ مع الاکابر'' سے اپنے آپ کو یہ خود محروم رکھ رہے ہیں۔

کتاب ''تحفۃ الاشاعہ'' کا مقصد تالیف

''تحفۃ الاشاعہ'' کے مطالعہ سے مؤلف کا مقصدِ تالیف عیاں ہوتا ہے کہ:

۱: کتاب کی ابتداء دعوت الی اللہ کے فضائل و آداب سے کرتے ہوئے آخر میں ''خاتمہ'' کے عنوان سے ''تبلیغی جماعت'' پر جارحانہ انداز سے تنقید کر کے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دعوت الی اللہ کی ضرورت ضرور ہے مگر دعوت و تبلیغ کے نام سے ''تبلیغی جماعت'' کا جو عالمی کام ہو رہا ہے وہ قرآن و سنت کے نہج سے ہٹ کر ہے۔

۲: ''تبلیغی جماعت'' کا تعلیمی نصاب جو ''فضائل اعمال'' اور ''فضائل حج'' وغیرہ عنوان سے مشہور ہے، اس میں شرک کی دعوت دی گئی ہے اور امت کو دین حق سے محروم رکھتے ہوئے نعوذ باللہ یہود و نصاریٰ، ہندو مذہب اور بت پرستی کی طرف بلایا گیا ہے۔

۳: اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ خصوصاً حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ پر جارحانہ تنقید سے ان اکابر کا وقار عرب و عجم میں مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴: لوگوں کو ''دعوت تبلیغ'' کے عالمی کام سے لوگوں کو اس کتاب کے ذریعہ سے روکا گیا ہے۔

مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' لکھتے ہیں:

"فلابُدَّلَنَا اَنْ نَتْرُکَھُمْ وَاَنْ نَخْلِیَھُمْ"[1]

''پس ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان تبلیغ والوں کو چھوڑ دیں اور ان سے الگ ہو جائیں۔''

• مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' کتاب کے آخر میں اپنی اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وما أردت بنقل الواقعات الاتنبیہ الخواص علی ھذہ المعتقدات

[1] "تحفۃ الاشاعہ" ص ۲۵۹

لأنهاهلكة عظمى لابدأن تنجى المخلوق عنها، وفريضة العلماء أن يميّزوالجيّدمن الردّى والضعيف من القوى والافاليستعد و الِلجواب عند القوى العلى۔" [1]

"اوراسی طرح تبلیغ والوں کی کتابوں میں ایسے واہیات واقعات اتنے زیادہ ہیں کہ اس تھوڑے وقت میں ان کا شمار ممکن نہیں، پس علماء پر فرض ہے کہ وہ ان چیزوں کی اصلاح کریں اوردین کے پہنچانے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔ اور میں نے جو واقعات نقل کیے ہیں وہ محض ذمہ دارلوگوں کو تنبیہ کرنے کیلئے نقل کیے ہیں کہ یہ تبلیغی جماعت ایک بڑی تباہی ہے۔ضروری ہے کہ مخلوقِ خداکو ان سے بچایاجائے۔"

اور یہ علماء کافریضہ ہے کہ وہ بے کارکوکارآمد سے اورضعیف کوقوی سے الگ کردیں ورنہ پھر بلنداورقوی رَبّ کے سامنے جواب دہی کیلئے تیاررہیں۔

۵: عربی میں کتاب کی تالیف کے ذریعہ اہل عرب کودعوت وتبلیغ کے عالمی کام سے روکتے ہوئے انہیں دعوت کے فیوضات سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۶: کتاب کے اسلوب بیان میں غیر مقلدین اور سلفیوں کی روش اختیار کرتے ہوئے ان کوخوش کیا گیا اوران سے مراعات حاصل کرنے کیلئے غیر مقلدین اورعرب شیوخ میں اس کتاب کی تشہیر کیلئے اسے شائع کیا گیاہے۔

[1] "تحفة الاشاعه"ص ۳۰۸

"تحفة الاشاعه" کے تائید کنندگان اکابر اشاعت کی خدمت میں چند گزارشات

"تحفة الاشاعه" کے تائید کنندگان اور تقریظ وتصدیق کرنے والے حضرات ماشاء اللہ علمائے وقت اور فضلائے عصر ہیں۔ "تحفة الاشاعه" پر رائے لکھتے وقت کتاب یقیناً ان کے پیش نظر ہوگی۔

مولانا یار بادشاہ صاحب نے فہرست کتاب دیکھنے کا دعویٰ کیا اور فہرست میں یہ عنوان موجود ہے: "خاتمۃ تقصیرات الداعین المعاصرین وفریضة العلماء"، "وأمّا مافی کتبهم من الخرافات"۔ اسی طرح مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے اس کتاب میں تبلیغی جماعت اور کتب فضائل پر مؤلف کی تنقید کو پسند کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا اور اسے اپنی پرانی خواہش قرار دیتے ہوئے مؤلف کے اس اقدام کو سراہا ہے۔

اسی طرح مولانا غلام حبیب صاحب (ویسہ) نے اپنی تقریظ میں کتاب کا کچھ حصہ پڑھنے کا لکھا ہے مگر اپنی رائے میں وہ لکھتے ہیں "فَوَجَدْتُهَا مُفِيْدًا لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ وَعَبَّرَ وَتَرَكَ نُفُوْرًا" پس میں نے اس کتاب کو اُس آدمی کیلئے مفید پایا جو نصیحت حاصل کرتا ہے، عبرت پکڑتا ہے اور (حق سے) فرار کو چھوڑتا ہے۔

اور کتاب پر تعریفی اشعار میں:

؎ فَكَتَبْتُ عِدَّةَ أَسْطُرٍ لِطَالِعِهٖ

میں نے کتاب کے مطالعہ کرنے والے کے لئے (یہ اپنی رائے کی) چند سطور لکھی ہیں۔

اس میں صراحت ہے کہ وہ کتاب کے حرف بحرف درست ہونے پر ہی پوری کتاب پڑھنے کی دعوت دے رہے ہیں اور خاص کر دعائیہ کلمات میں جو اظہار کر رہے ہیں کہ اس کتاب کو میں نے اُس شخص کیلئے مفید پایا جو نصیحت حاصل کرتا ہے اور جھگڑا چھوڑتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کتاب کا یہ حصہ ان کا دیکھا ہوا ہے جس میں مؤلف "تحفة الاشاعه" کتب فضائل اور اکابر تبلیغ کو نشانہ تنقید بنا رہے ہیں۔

اکابر اشاعت التوحید والسنہ کی ان تقاریظ نے کتاب کو اہمیت دیتے ہوئے اسے اپنی

جماعت(اشاعت التوحیدوالسنہ) کا مستقل موقف بنادیا ہے اس لیے کتاب کی تائیدوتحسین کرنے والے ان حضرات اکابر علمائے ''اشاعت التوحید والسنہ'' کی خدمت میں گزارش ہے کہ:

۱: کتاب ''تحفة الاشاعه'' کے ذریعہ عالمی دعوت کے تبلیغی کام سے لوگوں کو دور رکھنے اور روکنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک عظیم خیر سے روکنا ہے۔ آپ کی تائیدوتحسین اس کارِ خیر سے لوگوں کے روکنے کا باعث ہے۔

۲: آپ ماشاء اللہ سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد اور فقہ حنفی کے مُدّعی اور اس پر عامل ہیں، کیا مؤلف ''تحفة الاشاعه'' کی تائیدوتحسین غیر مقلدیّت کی تائیدوتحسین نہیں؟

۳: اکابر علمائے دیوبند خصوصاً قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو اس کتاب میں شرک اور دین یہود و نصاریٰ کی طرف دعوت دینے والا قرار دیا گیا ہے۔ آپ کی تحسین اس کی تائید کررہی ہے۔

۴: ''دارالقران'' پنج پیر کی سندِ حدیث میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا اسمِ گرامی بطور استاذ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ موجود ہے۔ کیا شرک ومُداہنت کی طرف بلانے والا بھی سندِ حدیث وتفسیر میں بطور شیخ، استاذ، اور مُحدّث شامل ہوسکتا ہے؟

۵: کتبِ فضائل پر اعتراضات محض کشف وکرامات کے حصّہ کو بنیاد بناکر کیے گئے ہیں کیا مؤلف ''تحفة الاشاعه'' نے کشف وکرامات کو علمِ غیب لغیر اللّٰہ کے ثبوت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

کیا آپ خود حضرت مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ کے استاذ اور شیخ مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے کشف وکرامات پر بھی یہی فتویٰ دیں گے اور ان کے کشف وکرامات پر تنقید کرنے والے غیر مقلدین کی بھی کیا آپ اسی طرح تائیدوتحسین کریں گے ؟

۶: کتاب ''تحفة الاشاعه'' میں کشف وکرامات کو بنیاد بناتے ہوئے اکابر علمائے دیوبند کو مداہن، یہودی، نصرانی، ہندو تک کہا گیا نعوذ باللّٰہ من ذالک۔ کیا آپ ان جارحانہ فتووں پر راضی ہیں؟ اگر نہیں تو جس طرح آپ کی تحریر طبع ہوکر اور مشتہر ہوکر ان جارحانہ فتووں کی تائید کررہی ہے، اسی طرح آپ علی الاعلان رجوع کرتے ہوئے اپنے موقف

کی وضاحت کریں۔

۷: کشف وکرامات کی بنیاد پر یہودی، نصرانی اور شرک وکفر کی طرف بلانے والے ہونے کے فتووں کی تائید کرتے ہوئے کیا آپ کے شیخ حضرت مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ اور ان کے شیخ اور استاذ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کشف وکرامات کے قائل اور اپنی تصانیف میں صراحتاً اس کی تائید کرنے والے ہیں، کیا آپ کی تائید کے بعد آپ کے یہ شیوخ ان فتووں سے بچ جائیں گے؟

۸: ''تحفۃ الاشاعہ'' میں دعوت وتبلیغ کے ذیل میں اکابر ائمہ احناف رحمہم اللہ کے دعوتی کام کا کوئی تذکرہ نہیں، خود امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ کی دعوت الی اللہ کا کوئی ذکر نہیں بلکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر علم غیب اور شرک کا الزام لگایا گیا۔ کیا آپ کی تائید مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' کی ''اشاعت التوحید والسنہ'' کو غیر مقلدیت اور سلفیت کی طرف لے جانے کی کوشش کی سرپرستی نہیں کر رہی؟

''تحفۃ الاشاعہ'' میں دعوت وتبلیغ کے ذیل میں اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند قدس اسرارھم کی مساعی کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ اس دور میں دعوت الی اللہ کا عالمی کام علمائے دیوبند کی سرپرستی میں جتنا ''تبلیغی جماعت'' سے اللہ تعالیٰ نے لیا ہے ماضی قریب میں یوں اجتماعی کام کی مثال نہیں ملتی۔ اس کام کو نظر انداز کرتے ہوئے بجائے تائید کے جارحانہ تنقید اور آپ کی تائید وتحسین کیا علمائے دیوبند کے متوسلین کو کسی گمراہی کی طرف تو نہیں لے جا رہی؟

اگر آپ حضرات تائید کنندگان کے نزدیک مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' کے اندازِ بیان میں بے ادبی کا رنگ ہے اور ان کا مؤقف درست نہیں تو جس طرح آپ کی تائید سے اس بے ادبی اور جارحیت کی تائید ہوئی ہے، اسی طرح اس کی تردید بھی اسی انداز اور ایسی ہی تشہیر کے ساتھ کی جائے۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

تبلیغی جماعت جن کی دعوتی سرگرمیاں اور اسلام کی ترویج کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے اُن کی کوششیں کسی سے مخفی نہیں اور لاکھوں بندگانِ خدا اِسی تحریک کی وجہ سے راہِ راست پر آ گئے۔ مگر افسوس کہ دو سال قبل اُن کے خلاف "اِشَاعَۃُ التَّوحِیدِ وَالسُّنَّۃ" کی طرف سے انتہائی گمراہ کن کتاب "تحفة الاشاعت" کے نام سے مارکیٹ میں آ گئی۔ جس میں ہمارے اکابرین کو بھی نہیں بخشا گیا۔ جبکہ اس پر "اِشَاعَۃُ التَّوحِیدِ وَالسُّنَّۃ" کے تمام ذمہ داروں کی تائیدی تقریظات بھی موجود ہیں۔ محترم حافظ نثار احمد الحسینی نے زیرِ تبصرہ مختصر رسالہ میں اس پر نقد تبصرہ کیا ہے جو کہ انتہائی مفید اور بروقت اقدام ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے بروقت اس کا نوٹس لے کر عوام کو اس کتاب کی وجہ سے گمراہ ہونے سے بچایا۔

ماہنامہ "الحق" دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
فروری، مارچ ۲۰۰۹ء

http://alirshad.net